صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 07 اپریل 2025ء بمطابق 08 شوال 1446 ہجری بعد از دوپہر چار بجکر چودہ منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بابر سلیم سواتی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُO حَتّٰی زُرْتُمُ الْمَقَابِرَO کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَO ثُمَّ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَO کَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْیَقِیْنِO لَتَرَوُنَّ الْجَحِیْمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیْنَ الْیَقِیْنِO ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔

(ترجمہ): تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔ یہاں تک کہ (اسی فکر میں) تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہرگز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں، اگر تم یقینی علم کے حیثیت سے (اس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا)۔ تم دوزخ دیکھ کر رہو گے، پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔ و آخِرُ الدَّعوَانا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِینَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کوئسچنز آور: ثوبیہ شاہد صاحبہ تو آئی ہوئی ہیں، تو اس کو پھر ان کے آنے تک وہ کر لیتے ہیں، تیسرا دے دیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: Leave applications جی، آج کے لئے: جناب فتح الملک علی ناصر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اختر علی خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 07 تا 11 اپریل 2025، جناب حمید الرحمان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 07 تا 11 اپریل 2025، جناب فضل حق صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب اکرم خان درانی صاحب، ایم پی اے، 07 اپریل سے تا اختتام اجلاس، جناب ظاہر خان صاحب، ایم پی اے، پانچ یوم، 07 تا 11 اپریل 2025، جناب ریاض خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، 07 اپریل، جناب مصور خان صاحب، سپیشل اسسٹنٹ، آج کے لئے، جناب منیر حسین صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب زاہد چن زیب صاحب، ایڈوائزر، آج کے لئے، جناب اکبر ایوب خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، محترمہ عاصمہ عالم صاحبہ، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب فضل حکیم خان صاحب، صوبائی وزیر، آج کے لئے، جناب محمد عارف صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، مخدوم زادہ آفتاب حیدر صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد عدنان قادری صاحب، صوبائی وزیر، 11 یوم، 03 اپریل سے 13 اپریل 2025، جناب محمد رشاد خان صاحب، ایم پی اے، آج کے لئے، جناب محمد ریاض خان صاحب، ایم پی اے، PK-95، آج کے لئے۔

Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: Item No. 7 'Call Attention Notices': Mr. Ahmad Kundi, MPA, to please move his call attention notice No. 238, in the House.

احمد کنڈی صاحب تو آئے ہوئے ہیں نا؟

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب، Calling attention کافی مفصل ہے جو وزیر تعلیم کو ایڈریس کیا گیا ہے، خاصکر آپ کے نوٹس میں بھی یہ ہوگا، وقتاً فوقتاً جو ہمارے امتحانی مراکز ہیں، وہ ایک قسم کی دکانیں بن چکے ہیں، جب بھی کوئی امتحانات آتے ہیں سپیکر صاحب، آپ اس بات پہ شاید حیران ہوں گے، لوگ

ہمارے پاس سفارشیں لے کر آتے ہیں کہ ہماری ڈیوٹیاں لگائی جائیں اور Specific مطلوبہ جگہ پہ لگائی جائیں اور یہ انتظامی جو سرپرست ہیں سکولوں کے، کالجوں کے، یہ اس میں باقاعدہ شامل ہیں اور اس کی صرف Reason یہ ہے، چاہے یہ ہائر ایجوکیشن ہے، چاہے وہ ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہے، ہمارے پاس کوئی ایسا Mechanism نہیں ہے، ایسا Structure نہیں ہے جس کے ذریعے ہم ان کی Surveillance کر سکیں، ہم اس کا Properly setup کر سکیں۔ میرے ذہن میں تو یہ تجویز ہے، باقاعدہ کیمرے لگائے جائیں، آج کل ٹیکنالوجی کا دور ہے اور ہم پیچھے کی طرف جا رہے ہیں۔ میری گزارش اس میں یہ ہوگی، ہماری کوالٹی آف ایجوکیشن ایک بہت بڑا Concern ہے، بلکہ میں تو کہوں گا، اس کے اوپر آپ ایک دن ڈیبیٹ کروائیں، ہم سکولوں کی تعداد تو زیادہ کر رہے ہیں، ٹیچروں کی تعداد زیادہ کر رہے ہیں، کافی پیسہ خرچ کرتے ہیں ایجوکیشن کے اوپر، ٹھیک ہے، اس میں یہاں تک نہیں کرتے جو سٹینڈرڈ ہے عالمی، لیکن اس کے باوجود بھی یہ غریب صوبہ جو پیسے لگاتا ہے، کیا ہمارے پاس جو Product آ رہا ہے، وہ ہماری Requirement کے مطابق ہے؟ میرے خیال میں نہیں ہے کیونکہ نقل کا رجحان دن بہ دن بڑھ رہا ہے، خدارا اس پہ ہمیں حکومت اپنا مؤقف دے، ان کی کیا پالیسی ہے اس حوالے سے؟ شکریہ۔

ارباب محمد عثمان خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: آنریبل، اسی پہ بات کریں گے آپ؟

ارباب محمد عثمان خان: جی۔

جناب سپیکر: ارباب عثمان صاحب کا مائیک On کر دیں۔

ارباب محمد عثمان خان: شکریہ سپیکر صاحب! کنڈی صاحب نے ایک انتہائی اہم Point raise کیا ہے اور اسی سلسلے میں جب امتحانات کو دو تین دن یا ایک ہفتہ رہتا تھا تو میری جتنی معلومات ہیں اور ہو سکتا ہے کہ باقی پختونخوا میں بھی یہ کیا گیا ہو کہ پشاور میں جتنے بھی ہمارے بیشتر Examination halls تھے، وہ انہوں نے گورنمنٹ یا پبلک سکولز کو ٹرانسفر کر دیئے ہیں۔ اس پہ فوری طور پر یہ ہاؤس نوٹس لے اور انفارمیشن لے کہ اس کا مقصد کیا تھا اور میرا خیال ہے اگر Cheating کو کم کرنے کے لئے آپ نے یہ کیا ہے تو اس سے تو یہ Cheating اور زیادہ ہوگی۔ دوسرا، اگر میں صرف آپ کو اپنے، منسٹر صاحب یہاں پہ بیٹھے ہیں، حلقے کی بات بتاؤں تو ایسے سکولوں میں انہوں نے یہ Setup بنایا ہوا ہے کہ وہاں پہ ان کے پاس Capacity ہی نہیں ہے، Halls ہی نہیں ہیں اور بجائے اس کے کہ ہم اس کو Improve کرتے،

کریں Cheating کریں کہ لوگ Condone کرتے، ہم باقی اس میں یہ Streamline کو Process اور اس میں جو آفیسرز اور لوگ Involve ہیں، وہ لوگ پیپرز یا Examination papers کی Consolidation بھی کرتے ہیں، چیکنگ بھی ہوتی ہے اور اگر ابھی پرائیویٹ سکولوں کے پاس یہ تھا تو اس میں کچھ ہمارے پاس Impartiality آسکتی تھی، ابھی وہ بھی ان کے کنٹرول میں آجائے گی اور یہ ابھی Exams ہمارے آنے والے ہیں، توپلیز منسٹر صاحب سے میری یہ ریکویسٹ ہوگی کہ اس کو آپ Take up کریں اور فی الحال ہم اس کے لئے بالکل تیار نہیں ہیں کہ اتنی Emergency basis پر Halls کو شفٹ کیا جارہا ہے اور یہ ہمارے مستقبل کا سر، ایشو ہے، سٹوڈنٹس کا ایشو ہے اور اس کے بعد جب یہ ٹائم Exams کا ہو جاتا ہے تو سلیکٹ کمیٹی اس میں بناتے ہیں کہ جیسے بھی کرتے ہیں، ہمارے پاس ابھی ٹیکنالوجی موجود ہے کہ ہم اس کی Independently assessment کریں اور میں اتنا بھی اس پہ بات کروں گا کہ ابھی 2024 اور اکیسویں صدی میں ہمیں یہ بورڈز ختم کرنا پڑیں گے، بورڈز سے، ہماری جو بھی آپ ان کو معیاری تعلیم دے رہے ہیں، وہاں پہ ہماری ایک بہت بڑی Bottle neck آجاتی ہے کہ ساری چیزیں ان کی طرف آجاتی ہیں اور پھر ہماری کوالٹی وہاں پہ تباہ ہو جاتی ہے اور اگر آپ اس کی کوئی Example چاہتے ہیں تو ریجن میں یا Neighboring countries میں بھی، انڈیا میں بھی میرا خیال ہے کافی حد تک Standardized testing ابھی ہوتی ہے سر، تو فی الحال ابھی آپ اس پر ذرا غور کریں کہ Examination halls جہاں پہ Setup ہیں اور اس کے جو سٹوڈنٹس پرائیویٹ ہمارے سکولوں میں زیادہ جارہے ہیں اور خاص کر جو لڑکیاں ہیں اور جو Examination halls ابھی آپ نے پبلک سکولوں میں Setup کئے ہیں، ان کے Distance کا بھی پتہ نہیں چل رہا، تو ان کے لئے اور بھی مشکل ہوگا کہ وہ باقی دوسری جگہوں پہ جاکر Exam دیں، تو فوری طور پہ اس پہ ایکشن لینا چاہیئے، دیکھا جائے کہ اس میں مقصد کیا تھا اور یہ کیا چیز Promote یا Motivate کی جارہی ہے؟ شکریہ۔

Mr. Speaker: Honourable Minister for Elementary & Secondary Education.

جناب فیصل خان ترکئی (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): تھینک یو سپیکر صاحب۔ بالکل ارباب صاحب اور کنڈی صاحب نے جو کنسرنز Raise کئے ہیں وہ بالکل بجا ہیں اور ہم Agree کرتے ہیں، Aim ہمارا یہ تھا جو ہم نے Initiatives لئے ہیں کہ جو پرائیویٹ سکولز اور پرائیویٹ ہالز کو اور ہم نے جو ہماری گورنمنٹ کے ہالز ہیں، ان کو ہم نے Merged کیا ہے، I would want to share with you کہ ہمارے

تقریباً تین ہزار کے قریب ہمارے جو ہالز ہیں، تین ہزار کے اوپر، پورے KP کے اندر، میں نے صبح سارے بورڈز کے چیئرمین کے ساتھ میٹنگ کی ہے، Transparency کو لے کر آنا چاہتے ہیں، آپ اگر Compare کریں، Last year جب میں منسٹر بنا تو ہر روز Paper leak اور ہر روز میڈیا کے اوپر ایک ڈرامہ، میرے ڈیپارٹمنٹ کے لئے، میرے لئے، ہمارے صوبے کے لئے یہ مطلب It brings a bad name to it، تو ہم نے اس کے لئے، چونکہ ہم نے Transparency کو Ensure کرانا ہے خان صاحب کے Vision کے مطابق اور ایجوکیشن ہماری Priority ہے، اس کے لئے ہم نے ہال کو Merge کیا ہے، پچھلے سال بھی ہم نے یہ Initiative لیا تھا، دو تین بورڈز کے اندر، کوہاٹ بورڈ اور مردان بورڈ کے اندر، ادھر ہم نے Mixed hall کا ایک Idea متعارف کرایا تھا لیکن This year we went a little different، تین ہزار سے اوپر ہمارے ہالز ہیں اس کے اندر تقریباً، پشاور کی اگر ہم بات کریں تو سات سو پچاس کے قریب ہمارے ہالز تھے جن کے اندر پشاور میں We are handling it a little different because you know، آپ کو پتہ ہے It's a big city تو صرف 93 کو ہم نے ایڈجسٹ کیا ہے گورنمنٹ کے اندر، باقی اس طرح چل رہے ہیں۔ اس کے علاوہ باقی بورڈز، ایک دو بورڈز کے اندر، بنوں بورڈ جو ہمارے سب سے زیادہ ایشوز اس کے اندر ہوتے ہیں، انہوں نے Hundred percent کر لئے ہیں، کوہاٹ بورڈ نے Hundred percent کر لئے، مردان نے Hundred percent کر لئے، ملاکنڈ میں تھوڑے بہت ایشوز ہیں، جہاں جہاں پر ایشوز ہوتے ہیں ہم نے Need basis کے اوپر اگر وہاں پر پرابلمز ہیں تو ہم نے وہاں پرائیویٹ سکولز کے اندر وہ کیا ہے، تو جہاں جہاں ضرورت ہے، ہم نے اس طرح ایڈجسٹ کئے ہیں، کچھ چیزیں، جو Initiatives اس کے علاوہ بھی ہم نے کئے ہیں، وہ یہ ہیں کہ ہم نے ٹیچرز کی جو ڈیوٹیاں ہیں وہ ہم نے Auto draw پہ کی ہیں اس دفعہ، Normally اس کے اوپر Manually ہوتا تھا اور ریفرنس کے اوپر ساری ڈیوٹیز لگتی تھیں، اب جب سے میں پچھلے سال سے آیا ہوں It's my second year, second exam as well تو Automatic draws ہو رہے ہیں، ان شاء اللہ اس کو ہم Strengthen کریں گے۔ اگلے سال جس طرح ارباب صاحب نے بتایا اور کنڈی صاحب کے جو وہ ہیں Hopefully, coming year میں بھی ان شاء اللہ یہ ہم سب Steps اس لئے لے رہے ہیں کہ ہم Transparency کو اور میرٹ کو ہم Ensure کرا سکیں۔ پرابلم یہ ہے جی کہ Ninety nine percent لوگ پڑھ کر آتے ہیں، تیاری کر

کے آتے ہیں سپیکر صاحب، ایک فیصد جو لوگ ہیں وہ مافیا اور یہ جو نقل ہے، اس کو وہ Pursue کرتے ہیں، تو وہ ایک فیصد لوگ، ننانوے فیصد ہم کام اچھا کر رہے ہیں، ہمیں نہیں دیکھتے لیکن جو وہ ایک فیصد ہے اس کو ہم Highlight بھی کرتے ہیں، اس کو وہ بھی کرتے ہیں اور وہ میڈیا کے اوپر، تو Hopefully, this year یہ چیزیں ہماری Streamline ہو جائیں گی۔ CCTV cameras کو جس طرح ارباب صاحب نے کہا، ہمارے سارے ہالز کے اندر ہم نے Ensure کرایا ہے کہ CCTV Cameras کام کر رہے ہوں، اہم اس کے سارے Code nets ہم نے لئے ہوئے ہیں Centralized ہم نے ایک کمانڈ سنٹر بنایا ہوا ہے، یہ پچھلے سال بھی ہم نے بنایا تھا، This year again we have centralized، ہمارا ایک سسٹم ہے جو کہ ڈائریکٹوریٹ لیول کے اوپر، سیکرٹریٹ لیول کے اوپر میرے سارے جو آفیسرز ہیں، ہم ان کو Monitor کریں گے۔ آپ کو پتہ ہے کہ اس دفعہ ہم DCs, ACs, اور AACs کو بھی ہم نے Engage کیا، DPOs کو بھی ہم نے Engage کیا، ڈسٹرکٹ انتظامیہ کو بھی ہم Engage کر رہے ہیں، ہم Help لینا چاہتے ہیں کہ ہم یہ جو نقل کا رجحان ہے، اس کو ہم ختم کریں۔ اس کے علاوہ جو DMOs (District Monitoring Officers) ہیں، ان کے لئے ہم نے یہ Mandatory رکھا ہے کہ وہ DMOs تقریباً گھنٹہ ایک ہال کے اندر Mandatory ہے کہ وہ گزاریں، اب ساڑھے تین ہزار، بتیس سو، تینتیس سو ہالز کو Monitor کرنا، تو Effective اس کے لئے ہم نے اس دفعہ پلان بنایا ہے، جامع پلان بنایا ہے، Hopefully اس سے اچھی بہتری آئے گی۔ فوٹو سٹیٹ مشین جو کہ کچھ ہالز کے اندر Adjacent halls کی سائڈ پہ لگتی تھی، اس کے اوپر ہم نے Ban لگایا ہے، دفعہ 144 ہم نے نافذ کی ہوئی ہے کہ Cheating کے جو Materials ہوتے ہیں، پاکٹ گائیڈز، اس طرح کی چیزوں سے ہم جان چھڑا سکیں۔ میں نے صبح اس کے اوپر میٹنگ بھی کی، دو تین گھنٹے کی ہماری Extensive meeting ہوئی، چیئرمین صاحبان Thoroughly اس کو چیک بھی کر رہے ہیں، ہم نے اپنے Angle سے We brought a good team سارے بورڈز کے چیئرمین Transparent اور ایک میرٹ کے اوپر بہترین Top quality کے لوگ آ گئے ہیں، ہمارے کنٹرولرز Top کے آ گئے ہیں، یہ Extensive exercise ہم نے کی، تین چار مہینے اس کے اوپر لگے لیکن جو ہمارے آٹھ بورڈز ہیں، ان کے اندر یہ جو Top کی ہماری تین Designations ہیں، چیئرمین، سیکرٹری، کنٹرولر، اس میں میں خود بیٹھا، انٹرویوز کئے، پورا پورا دن ایک ایک Designation کے اوپر اور ہم نے Ensure کرایا کہ خیبر پختونخوا

میں Top کے جو لوگ ہیں، Quality کے لوگ، ان کو ہم Pick کریں اور ان بورڈز میں ہم Deploy کریں، تو Hopefully اس سے بھی کوئی نہ کوئی ان شاء اللہ ہمیں In the years to come ہمیں وہ ملے گا۔ ایک بات جو بہت ضروری ہے کہ پچھلے سال ہم نے 152 اساتذہ کو Charge کیا تھا اور Unfortunately گورنمنٹ کے لیول کے اوپر چیزیں ایسی ہوتی ہیں کہ آپ لوگوں کو Charge نہیں کر سکتے، تو میں نے Strict guidelines دی ہیں اپنی ٹیم کو کہ آپ نے ان لوگوں کے خلاف Strict چارج شیٹ لے کر آنا ہے، جو بھی Violators ہوں گے، ان کو ہم نے E&D Rules کے مطابق Charge کرنا ہے اور ان کو ہم نے Spare نہیں کرنا۔ میرے لئے پرابلم یہ ہے کہ جس بندے نے پچھلے سال Paper leak کیا How is he even going to a class، وہ کلاس میں پڑھائی اس کے بعد کیسے کر سکتا ہے، اس کو کیوں ہم چانس دے رہے ہیں؟ اور وہ اس سال دوبارہ ڈیوٹی بھی کرے گا تو یہ Hopefully last year تو ہم سے زیادہ Manage نہیں ہوا لیکن اس سال ہم ان شاء اللہ Properly اس کو Handle کریں گے۔ میں صرف ایک بات کنڈی صاحب کے لئے اور ارباب صاحب کے لئے کہہ دوں اور باقی پارلیمنٹیریز کے لئے To satisfy you کہ ہمارا جو انتظامی طور پر Examination کا جو Conduct ہے، Assessment اور پورا پراسیس جو ہے، اگر آپ اس کو اٹھائیں اور آپ اس کو Compare کریں With Sindh, Balochistan and Punjab, Punjab is bigger than us, they have got more resources than us, they have got bigger team. اگر آپ اس کو سندھ کے ساتھ بھی Compare کریں، بلوچستان تو پھر بھی تھوڑا ایشو ہے، تو ہمارا جو سسٹم ہے It's far better than, you know سندھ اور پنجاب میں، اب آپ Interior سندھ میں دیکھیں تو وہاں پر تو کوئی کلاس ہی میں نہیں جاتا، آپ سدرن پنجاب میں دیکھیں تو ہاں بھی، بلوچستان میں تو We are far better than them الحمد للہ ہم نے آگے بھی ان شاء اللہ Transparency کو Ensure کرانا ہے۔ Aim یہ تھا ارباب صاحب! کہ یہ ہمارے لئے وہ بنتا ہے جو ہمارے لئے یہ نقل کا جو Disease ہے اس سے ہم جان چھڑائیں، تو Hopefully streamline کریں گے، آپ سے بھی ہماری یہ ریکویسٹ ہے، جتنے پارلیمنٹیریز ہیں، آپ بھی چیزیں پوائنٹ آؤٹ کریں، ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہوتا، آپ اپنے حلقوں میں، جہاں پر چیزیں آپ کو دکھائی دیتی ہیں، کنڈی صاحب کے ساتھ میری Close coordination ہوتی ہے، آپ سارے اپوزیشن کے بھی اور ہماری ٹریژری بینچز کے بھی، تو Close coordination، جو بھی آپ کو کوئی If you

think there is some problem you can always, you have got my number, you can point out to me. Thank you.

جناب سپیکر: شکریہ جی۔

جناب احمد کنڈی: سر، میری اس میں گزارش ہے، ہم ان کی Efforts کو Appreciate کرتے ہیں لیکن جس طرح یہ بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ہم نے One fifty two لوگوں کو چارج کیا، Violators تھے، اس کے لئے کوئی ایسی قانون سازی نہیں تھی جس کے ذریعے ہم باقاعدہ ان کو منطقی انجام کو پہنچا سکیں۔ کہنے کا مقصد یہ ہے، یہ اسمبلیاں یہ فورم اس لئے بنے ہوئے ہیں تاکہ ہم ان میں جاکر رولز بنائیں، اگر One fifty two بندوں کو، جو لوگ اس کام میں ملوث تھے، منطقی انجام تک اگر وہ نہیں پہنچتے، We stand at a zero point. کہنے کا مقصد یہ ہے، اگر یہ اس کو سٹینڈ نگ کمیٹیز کو بھیجتے ہیں، ان کی مرضی ہے، ہم نے تو پوائنٹ آؤٹ کر دیا ہے۔ یہ جو بیماری معاشرے میں بڑی تیزی کے ساتھ پھیل رہی ہے، آپ Violators کے خلاف آپ اپنی بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں، ہم Efforts appreciate کرتے ہیں، میں نے پہلے بھی کہا، ہم کوئی اس پہ پوائنٹ سکورنگ نہیں کرنا چاہتے لیکن خدارا یہ فورمز اس لئے بنے ہوئے ہیں کہ ان Violators کے اوپر وہ لیجسلیشن کریں تاکہ کل کو کوئی سوچ بھی نہ سکے، لوگوں کو نکالنے میں تو آپ بڑے متحرک ہوتے ہیں، دس دس ہزار ایک Single stroke سے آپ نکال لیتے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو آپ منطقی انجام تک پہنچائیں۔ میری گزارش یہ ہو گی، اگر یہ مناسب سمجھتے ہیں تو اس کو بھیج دیں سٹینڈنگ کمیٹی کو، ہمارے اچھے Legislators ہیں، رولز میں امنڈمنٹ ہونی چاہیئے، جناب سپیکر، یہ میری گزارش ہے، ایکٹ میں تو ہم لوگ کر لیتے ہیں، ایک Principle ہم دے دیتے ہیں ڈیپارٹمنٹ کو لیکن خدارا میں تو آپ کو Floor of the House کہتا ہوں، مجھے تو ابھی یہ ڈیپارٹمنٹ ہی نہیں لگتا ہے، دکانیں لگتی ہیں By God، دکانیں لگتی ہیں By God، اور کوئی ایک مخصوص طبقہ ہے جس کی Protection کے لئے یہ لوگ اپنی سروسز دے رہے ہیں، کہنے کا مقصد یہ ہے، لوگوں کی ہم سے توقعات ہیں، تمام Across the board لوگوں سے ہم جوابدہ ہیں، جب ہم اپنی Constituencies میں جاتے ہیں اور جب یہ باتیں سنتے ہیں تو ایمان سے مایوسی ہوتی ہے۔ تو میری یہی گزارش ہے، اگر یہ مناسب سمجھتے ہیں Otherwise اگر اس کے علاوہ کوئی ان کے پاس اس کے ذہن میں کوئی پلان ہے تو Please, do it at the earliest. Thank you, Sir.

جناب سپیکر: کنڈی صاحب! ماشاء اللہ منسٹر صاحب نے بڑی اچھی Explanation دی ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں، گزشتہ جب سے انہوں نے چارج سنبھالا ہے، تب سے انہوں نے بڑے نئے Steps introduce کئے ہیں۔ بہت سارے عرصے کا جو معاملہ ہوتا ہے نا جی، وہ آپ اگر ہم چاہیں کہ وہ یکدم تو اسے وہ جو انہوں نے Explanation دی ہے، میں اس سے کافی متاثر بھی ہوا ہوں اور کافی مطلب Satisfactory ہے وہ، پھر بھی اگر آپ چاہتے ہیں تو میں منسٹر صاحب سے پوچھ لیتا ہوں، وہ اس پہ جو Comment کرتے ہیں یا پھر وہ کہتے ہیں تو پھر ہم ریفر کر دیں گے، ویسا میرا خیال ہے کہ یہ اس پہ Steps اٹھائیں گے۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب کا مائیک On کریں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب! آپ نے ٹھیک فرمایا، کنڈی صاحب بھی ٹھیک فرما رہے ہیں، اگر آپ پر کوئی زیادہ ایشوز ہیں، آپ نے جو چیزیں بتائیں، ان کے تقریباً میں نے Questions / answers دے دیئے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ ہمارا جو سسٹم ہے، اس کو آپ Compare کریں پنجاب اور سندھ اور باقی پراونسز کے ساتھ، ایشو یہ ہے کہ ہمارے ہاں جو ایک پرابلم ہوتا ہے، جو ننانوے فیصد اچھا کام کرتے ہیں، اس کو ہم نہیں سراہتے لیکن جو Unfortunately ایک فیصد، وہ میڈیا کے اوپر بھی، فیس بک کے پیجز کے اوپر بھی، میں آپ کو صرف Compare کر کے دیتا ہوں، Last year جتنے بھی پیپرز Leak ہوئے It brings a bad name to me in first place, because I am the Minister, and then to my party and then to the whole province and my department، یہ ہم سب کے لئے ایک Bad name لیکن Last year جتنے بھی، اگر Hundred cases ہوئے ہیں، ان میں سے Seventy percent, eighty percent ایسے ہوتے ہیں کہ وہ Fake news ہوتی ہیں فیس بک کے اوپر، ہم Thoroughly اس کو چیک کرتے ہیں، میرے ڈیپارٹمنٹ کے لیول کے اوپر ایک زبردست ٹیم بیٹھی ہوتی ہے، میں آپ کو ایک Example دیتا ہوں، ایک پیج ہے جو کہ باہر سے Operate ہوتا ہے اور وہ ہر روز پچھلے Exam کے اندر پیپرز اس کے Leak ہوتے تھے لیکن پھر جب ہم نے اس کی جانچ پڑتال کی اور When we got to the bottom of it تو وہ جو Papers leak کرتے تھے وہ سارے پرانے سال کے Mostly سوشل میڈیا کے اوپر اور اس کے اوپر جو نیوز ہوتی ہے Eighty, ninety percent وہ Fake ہوتی ہے، تو ہمارا

Aim یہ ہے کہ جو ہمارا یہ Exam آرہاہے، اس کو ہم نے کس طرح سے بہتر سے بہتر کرانا ہے تاکہ جو Ninety nine percent لوگ پڑھ کے آتے ہیں، یہ ان کے ساتھ ظلم ہے کیونکہ ایک پرسنٹ لوگ مافیاز اور ان کے اندر آجاتے ہیں لیکن It's unfair with the ninety nine percent, we as a government or as a Minister میں یہاں پر ہوں سپیکر صاحب، جو بھی Reservations ہوں گی، میں حاضر ہوں اور ہمارے فاضل پارلیمنٹیرنز، کل سے امتحان شروع ہور ہے ہیں، آپ کی جو بھی چیزیں ہیں، آپ ہمیں پوائنٹ آؤٹ کریں، We are always ready to it.

جناب سپیکر: اس میں میں ایک عرض کرتا ہوں، کنڈی صاحب اور منسٹر صاحب آپ تشریف رکھیں، ایم ایم اے کے دور حکومت میں یہ نقل کی روک تھام کے حوالے سے ایک بل آیا تھا، یہ ابھی مجھے انہوں نے یہ بتایا ہے، جس میں تجویز کی گئی تھی کہ نقل کرتے ہوئے بچہ پکڑا جائے، اس کو سزا بھی دی جائے اور اس پہ جرمانہ بھی کیا جائے۔ پھر یہ سلیکٹ کمیٹی کو ریفر ہوا تو اس میں ایک ہمارے آنریبل ایم پی اے تھے جناب پیر محمد خان صاحب، تو پیر محمد خان صاحب نے اس میں Stance لیا کہ جناب، بچے کو اگر آپ سزا دیں گے تو اس کی Life خراب ہو گی اور جرمانہ اگر آپ کریں گے تو جرمانہ تو اس کا باپ بھرے گا، تو یہ Unfair ہے اور اس کے لئے کوئی دوسرا طریقہ کار ڈھونڈنا چاہیئے اور یہ بات میرا خیال ہے بڑی صائب ہے، بچوں کا کیا قصور ہے؟ بچوں کو جو آپ انوائرونمنٹ دیں گے وہ انوائرونمنٹ Determine کرے گا کہ آپ کے بچے نے جانا کدھر ہے، تو میں منسٹر صاحب سے بھی یہ کہوں گا کہ Existing laws کے اندر ایسی چیز ڈھونڈی جائے، اس کے لئے ایسے Measures ڈھونڈے جائیں کہ وہ لوگ جو بچوں کو اس چیز کی طرف راغب کرتے ہوں، وہ راستہ دکھاتے ہوں، ان کے لئے سزا ہونی چاہیئے اور ان کے لئے کوئی قانون وضع ہونا چاہیئے۔ جی منسٹر صاحب! آپ نے میری بات سن لی کہ دوبارہ میں Repeat کردوں؟۔۔۔۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: جی جی، سپیکر صاحب، آپ کی بات سنی میں نے جی۔

جناب سپیکر: تو ایسا ہے، موجودہ قوانین کے مطابق کوئی ایسی چیز وضع کریں کہ وہ لوگ جو بچوں کو نقل کی طرف راغب کرتے ہوں، ان کے لئے سہولت پیدا کرتے ہوں، ان کے لئے کوئی سزا ہونی چاہیئے، بچوں کے لئے نہیں، بچے تو ہمارا مستقبل ہیں۔

وزیر تعلیم ابتدائی وثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! یہ صبح میں نے، میں نے Last year یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا، آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے، پرابلم یہ ہوتا ہے کہ جب بھی ہم UFM کے

کیسز وغیرہ یا وہ بناتے ہیں تو وہ سارا پوائنٹ آوٹ ہم بچے کے اوپر ہم Psychologically ان کا Career اور سارا ہم تباہ کرتے ہیں۔ Last year سے ہم نے یہ چینج کیا ہے، میں اپنے فاضل پارلیمنٹیرینز کے سامنے بھی یہ بتانا چاہتا ہوں کہ Last year سے میں نے کہا ہے کہ جو نقل Provide کرتا ہے You go hard on that، بچے کا کیا قصور ہے، اس کو تو آپ جو آپ Deliver کریں گے تو وہ Obviously اس پہ، تو We are trying to keep them safe. میں نے صبح بھی اس کے اوپر ڈسکشن کی ہے، We will have to protect our kids. میرے بچے اور بچیوں کو اس کو ہم نے Ensure کرنا ہے کہ ہم Protect کریں ان شاء اللہ۔

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: جناب سپیکر!

<u>جناب سپیکر</u>: اس پہ ارباب صاحب، کافی بحث ہو گئی ہے، اس کو پھر کسی ٹائم Take up کر لیں گے۔ ہمیں جاننا چاہیئے کہ ہم اپنے Examination system کو تبدیل کریں، اس کے لئے پہلے ہم کوئی ٹائم رکھ لیں، آپ چاہتے ہوئے تو کوئی سلیکٹ کمیٹی بنا دیں، اس پہ Deliberation ہو جائے۔

<u>ارباب محمد عثمان خان</u>: منسٹر صاحب نے بڑا اچھا اور Detailed اس کا Response دیا ہے، ایشو یہ ہے، جو سسٹم میں ہے اور ہم Adhoc basis پہ، چلتی پہ چیزوں کو ایسے نہیں کر سکتے ہیں کہ جب آپ کا Examination ہے تو سسٹم ہم ٹھیک کر سکتے ہیں ابھی، میری اتنی ریکویسٹ ہو گی، کل سے Exams شروع ہو رہے ہیں، اگر آپ نے یہ ہالز چینج کئے ہیں، کیمرے لگا رہے ہیں، الٹا اس کا، تو آپ پرائیویٹ سکول کو دیں، وہاں پہ کیمرے ہیں اور Randomly checking ہو سکتی ہے، میرا خیال ہے کہ اس سے ہمیں نقصان ہو رہا ہے اور اس کے بعد اگر آپ چاہتے ہیں تو ہم ایک سلیکٹ کمیٹی بنا لیتے ہیں، ہم یہ Exams کا پورا نظام ایسے بنا سکتے ہیں کہ وہ Individual based نہیں ہو گا We need to be able to create a system that condone or condemn these kind of activities.

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہو گیا، Overnight تو نہیں ہو سکتا نا جی، کل جو Exam ہو رہا ہے وہ تو ہو گا نا۔ میرا خیال ہے انہوں نے کیمروں کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے، سارے جی، ٹھیک ہے جی، Taken.

<u>Arbab Muhammad Usman Khan</u>: Okay.

<u>Mr. Speaker</u>: Mr. Obaid-ur-Rehman, MPA, to please move his call attention notice No. 294, in the House. Mr. Obaid- Ur- Rehman, MPA, please.

جناب عبید الرحمان: اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔
میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ سال 24-2023 میں نگران دور حکومت میں ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال تیمرگرہ کے لئے پینسٹھ ہزار سرجیکل دستانوں کے لئے چودہ کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے لیکن درحقیقت مذکورہ ہسپتال کو صرف بائیس ہزار دستانوں کے باکسز ملے ہیں۔ مارکیٹ میں ایک باکس کی قیمت نوسو روپے سے لے کر ایک ہزار روپے تک ہے مگر ہسپتال کو ایک باکس بائیس سو روپے پہ دیا گیا ہے جبکہ سرجیکل دستانوں کے بجائے سادہ استعمال کے دستانے فراہم کئے گئے ہیں۔
جناب سپیکر، یہ کیسا کارنامہ سرانجام دیا گیا ہے جس میں ہم پشتو میں کہتے ہیں کہ 'اوبن ئے پہ بدہ کہے دے "تو یہ اسی طرح کا کارنامہ ہے اور یہ تقریباً پچیس سو دستانے، دستانوں کے جو باکسز ہیں وہ فراہم کئے گئے ہیں حالانکہ ان کے لئے رقم جو مختص کی گئی تھی وہ چودہ کروڑ روپے تھی اور پچیس سو دستانوں کے حساب سے وہ پچپن لاکھ روپے بنتے ہیں، تو اس میں ساڑھے تیرہ کروڑ روپے پورے کے پورے ہڑپ کر لئے گئے ہیں۔ تو اس حوالے جو محکمہ صحت ہے، ہم یہی ریکویسٹ کریں گے کہ اس حوالے سے اپنا کردار ادا کرے اور جو بھی اس میں ملوث ہے، اس کے خلاف کارروائی کرے جی۔
Mr. Speaker: Honourable Minister for Health, please.
جناب احتشام علی (مشیر وزیراعلیٰ برائے صحت): جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے یہ کوسچن اٹھایا ہے اور جو جواب اس میں لکھا ہے، میں اس کے ساتھ بھی اتفاق نہیں کرتا کیونکہ جو میں نے اپنا Source استعمال کیا ہے، 24-2023 میں جب نگران 'سیٹ اپ' تھا اور اس میں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ جو کیا گیا، میرٹ کی دھجیاں اڑائی گئیں، یہ چودہ کروڑ کی بات کر رہے ہیں، پانچ چھ ارب کی ایسی Procurement ہوئی جس کی مثال آپ کو پاکستان کی ہسٹری میں نہیں ملے گی۔ اس پہ ایک کمیٹی سی ایم صاحب نے بنوائی ہے جس میں (ACS) ایڈیشنل چیف سیکرٹری صاحب ہیں، سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ ہیں، سارے ہیں اور وہ تقریباً فائنل ہو چکی ہے، ان شاء اللہ اس کی رپورٹ میں اس ہاؤس میں بھی پیش کروں گا اور ابھی تک ایک اور بات چونکہ آج World Heath Day بھی ہے تو اس کے حوالے سے بھی میں بات کروں گا کہ جو جو Steps ہم نے لئے ہوئے ہیں، ایک تو یہ ہے کہ تقریباً اسی سال، بلکہ کئی مہینوں میں ہم نے اڑسٹھ ٹرانسپلانٹ کے لئے جو ہمارے ایسے لوگ تھے جو اپنا خرچہ نہیں کر سکتے، اپنی Kidneys یا

Liver Transplant نہیں کر سکتے تھے تو اس کی منظوری ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے دی ہے اور اس پہ ابھی ماشاء اللہ کام شروع ہے اور تقریباً دس پندرہ لوگوں کی ابھی ہوئی ہے اور مزید ان شاء اللہ ایک دو مہینے میں وہ بھی کمپلیٹ ہو جائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ صحت کارڈ کے حوالے سے میں بات کروں گا کہ صحت کارڈ میں ہم نے Transparency لائی ہے اور اس Transparency کی بدولت تقریباً ایک ارب Per month قومی خزانے کو، سرکاری خزانے کو اس کی بچت ہو رہی ہے اور ان شاء اللہ وتعالیٰ مزید کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ایسے ہاسپیٹلز کو In-panel کر دیں جن کی Ability اور Capacity ہو، ایسا نہ ہو کہ Nepotism کی Basis پہ ہم ہاسپیٹلز کو In-panel کر لیں، تقریباً ہم نے جو بھی ہاسپیٹلز In-panel کئے ہوئے ہیں وہ Merit basis پہ کئے ہوئے ہیں اور ان شاء اللہ وتعالیٰ مزید بھی کوشش کر رہے ہیں کہ اس میں Transparency لے کے آئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ ہسٹری میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ہم نے ایک اے ڈی پی کانفرنس بلوائی اور اس کا مقصد کیا تھا، سارے سٹیک ہولڈرز کو بٹھایا کہ ہم ایک ہیلتھ اے ڈی پی بنوا رہے ہیں اور آپ ہمیں Recommendations دے دیں کیونکہ اگر خیبر پختونخوا کے انفراسٹرکچر کو آپ دیکھ لیں اور اس کی Comparison پنجاب، سندھ، بلوچستان اور Even جو ہمارے Neighboring countries ہیں، ان سے کر لیں تو ماشاء اللہ خیبر پختونخوا کا انفراسٹرکچر ان سے بہتر ہے۔ تو ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب ہم نے اپنے عوام پہ Invest کرنا ہے، اب ہم اپنی بلڈنگز پہ Investment نہیں کرنی، تو ان شاء اللہ اس کے لئے بھی ہمارا کام شروع ہے اور عبید صاحب کا جو کوسچن ہے، اس کا میں نے تو تفصیل سے جواب بھی ان کو دے دیا اور جونہی رپورٹ آئے گی تو میں ان شاء اللہ اس ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> شکریہ عبید خان۔

<u>جناب عبید الرحمان:</u> جی میں وزیر صاحب کو Appreciate کرتا ہوں لیکن نگران دور حکومت میں جو بندہ، ایک ہی بندہ ہے، ان کو پتہ ہے کہ جو بھی ہے، وہ ان ساری چیزوں کا ذمہ دار ہے۔ جو ہمارے تیمر گرہ میڈیکل کالج میں جو کچھ ہوا، اس بندے کی وجہ سے ہوا۔ اس کے علاوہ جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال تیمر گرہ میں جو کچھ ہوا، اسی کی وجہ سے ہوا، ادویات کا سکینڈل، اس کے علاوہ اور بھی اس طرح کے سکینڈلز ہیں جو اس بندے نے کئے ہیں لیکن انکوائریاں چل رہی ہیں، سال ڈیڑھ سال گزر گیا، ابھی تک اس کی کوئی، میرے خیال میں اتنے عرصے میں آنا چاہیئے تھا کہ اس کو قرار واقعی سزا بھی دی جاتی، یہ میرے

حوالے کریں، میرے پاس سارے ثبوت ہیں، جتنی ڈاکیومنٹس ہیں ساری موجود ہیں، تو اتنا ٹائم کیوں گزر رہا ہے کہ ابھی وہ بندہ گھوم رہا ہے آزادانہ طور پہ اور اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی سر۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میرا خیال ہے جواب تو وزیر صاحب نے بڑا Satisfactory دے دیا ہے تو باقی نظام تو ابھی تک انگریز سرکار کا چل رہا ہے نا، تو یہ تو نظام ایسا ہی چلتا رہے گا جب تک آپ اسے تبدیل نہیں کریں گے، تو میرا خیال ہے Well said, question is taken, call attention notice.

(مداخلت)

جناب سپیکر: جی۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

Mr. Speaker: Ji, Ms. Sobia Shahid, MPA, Question No. 774, Ms. Sobia Shahid Sahiba, Energy and Power.

* 774 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر توانائی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ کب تک اپنے ٹربائنز اور سولر سسٹم بنانے میں خود کفیل ہو جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) صوبائی حکومت جو بجلی صوبائی سطح پر پیدا کرتی ہے، اس کو کب تک انڈسٹریل اسٹیٹس کو فراہم کیا جائے گا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر اعلیٰ) (جواب جناب وزیر قانون نے پڑھا): (الف) پیڈو محکمہ توانائی و برقیات کے تحت کام کرتا ہے اور ہائیڈرو، سولر اور ونڈ سمیت توانائی کے منصوبوں کی ترقی اور تکمیل کا مینڈیٹ رکھتا ہے، تاہم اس کو الیکٹرو مکینیکل آلات، جیسے ٹربائنز اور سولر اجزاء کی تیاری کا اختیار حاصل نہیں کیونکہ یہ ذمہ داری محکمہ صنعت و تجارت کے دائرہ کار میں آتی ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ پیڈو نے پہلے ہی ہیوی مکینیکل کمپلیکس (HMC-3) ٹیکسلا کے ساتھ ایک اسٹریٹجک تعاون قائم کیا ہے، ایک مفاہمتی یادداشت (MoU) پر دستخط کئے ہیں۔ HMC-3 جو کہ وفاقی حکومت کے تحت ایک انجینئرنگ ادارہ ہے، جدید ٹیکنالوجی، مشینری اور ٹربائنز کے اہم اجزاء کی تیاری اور تجدید کے لئے جدید ترین سہولیات سے آراستہ ہے۔ اس اقدام کے تحت ملاکنڈ تھری ہائیڈرو پاور پراجیکٹ (HPP) کے لئے ٹربائن کے دو یونٹس کی تیاری جاری ہے۔ اس پیشرفت کو جدید انجینئرنگ سافٹ ویئر جیسے کمپیوٹیشنل فلوڈ ڈائنامکس (CFD) اور Pro / Engineer کے ذریعے ڈیزائن ماڈلنگ

کی تکمیل کے بعد ممکن بنایا گیا ہے۔ HMC-3 کی ڈیزائن مینو فیکچرنگ کی مہارت کو بروئے کار لایا جارہا ہے تاکہ مستقبل میں ہائیڈرو پاور منصوبوں (HPPs) کے لئے ٹربائنز کی تیاری اور تجدید ممکن ہو سکے۔

(ب) خیبر پختونخوا حکومت پیڈو (PEDO) کے ذریعے صنعتی شعبے کو بجلی فراہم کرنے کے لئے دو ماڈلز پر کام کر رہی ہے: وہیلنگ ارینجمنٹس اور ڈائریکٹ سپلائی ماڈل، جس میں سسٹین ایبل انرجی اینڈ اکنامک ڈویلپمنٹ (SEED) پروگرام کی معاونت شامل ہے۔

وہیلنگ ارینجمنٹس ماڈل کے تحت ابتدائی طور پر پیہور ہائیڈرو پاور پلانٹ (ضلع صوابی) سے 18 میگاواٹ بجلی یوٹیلٹی پیسکو نیٹ ورک کے ذریعے پانچ صنعتی یونٹس کو فراہم کی گئی۔ مثبت ردعمل کے بعد حکومت خیبر پختونخوا نے اس ماڈل کے دوسرے مرحلے کی تجویز دی تاکہ دیگر پیڈو ہائیڈرو پاور منصوبوں سے سستی بجلی مقامی صنعتوں کو فراہم کی جا سکے۔ خیبر پختونخوا انرجی ڈویلپمنٹ آرگنائزیشن (PEDO) نے کھلی مسابقتی بولی کے ذریعے توانائی وہیلنگ کے تحت بجلی کی فراہمی کے لئے بلک پاور کنزیومرز (BPCs) کی پری کوالیفکیشن کے لئے اظہار دلچسپی (EOIs) کی دعوت دیتے ہوئے ایک اشتہار جاری کیا۔ اس اقدام کا مقصد خیبر پختونخوا کے صنعتی صارفین کو پیڈو کے ہائیڈرو پاور منصوبوں سے بجلی مختص کرنا تھا۔ متعدد بولی دہندگان نے پری کوالیفکیشن کی تجاویز جمع کروائیں تاہم قانونی چیلنجز کی وجہ سے یہ عمل تعطل کا شکار ہو گیا ہے۔ قانونی چیلنجز، کمپٹیٹو ٹریڈنگ بائی لیٹرل کنٹریکٹ کا مارکیٹ (CTBCM) پر عملدرآمد میں تاخیر اور DISCOs کی جانب سے مقرر کردہ زیادہ وہیلنگ لاگت کے باعث اس ماڈل پر پیشرفت رک گئی ہے جس کی وجہ سے یہ ماڈل معاشی طور پر غیر موزوں ثابت ہو رہا ہے۔ جب تک NEPRA وہیلنگ لاگت کو حتمی شکل نہیں دیتا، منصوبوں سے توانائی وہیلنگ ممکن نہیں ہو گی۔ ان رکاوٹوں کے پیش نظر حکومت نے ڈائریکٹ سپلائی ماڈل (کیپٹیو پاور موڈ) کو ترجیح دی ہے تاکہ صنعتی اداروں کو ہائیڈرو پاور پلانٹس کے قریب یونٹس قائم کرنے کی ترغیب دی جا سکے۔ یہ طریقہ وہیلنگ سے متعلق مسائل کو ختم کر کے صنعتوں کو کم لاگت میں براہ راست بجلی فراہم کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ منصوبہ چار مراحل پر مشتمل ہے۔

1۔ سپلائی اسسمنٹ
2۔ ڈیمانڈ اسسمنٹ
3۔ ٹرانزیکشن اسٹرکچرنگ اور RFP
4۔ بولی اور ایوارڈ

سپلائی اسسمنٹ مرحلہ مکمل ہو چکا ہے جس کے تحت درج ذیل پانچ ہائیڈرو پاور پلانٹس کی براہ راست بجلی فراہمی کے لئے سروے کیا گیا:

نمبر شمار	پراجیکٹ کا نام	صلاحیت (میگاواٹ)	مقام (ضلع)
1	رانولیا ایچ پی ایس	17	کوہستان
2	کروڑہ ایچ پی پی	11.8	شانگلہ
3	جبوڑی ایچ پی پی	10.2	مانسہرہ
4	مچھئی ایچ پی ایس	2.6	مردان
5	شیشی ایچ پی ایس	1.8	چترال

اس وقت ڈیمانڈ اسسمنٹ کا مرحلہ جاری ہے جس میں انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ، KPEZMC اور SIDB کے ساتھ رابطہ کیا جا رہا ہے تاکہ نجی شعبے کو زمین کے حصول اور مجوزہ علاقوں میں بنیادی ڈھانچے کی فراہمی میں سہولت فراہم کی جاسکے تاہم صنعتوں کو بجلی کی فراہمی کا انحصار تمام مراحل کی تکمیل پر ہے جس کے بعد مسابقتی بولی کے ذریعے صنعتوں کا انتخاب کیا جائے گا اور معاہدے کو حتمی شکل دی جائے گی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پیڈو بطور ایک پیداواری کمپنی، ہائیڈرو پاور منصوبوں کی تکمیل اور ترقی کا ذمہ دار ہے تاہم اس بجلی کی صنعتوں کو فراہمی کا اختیار حال ہی میں قائم کردہ خیبر پختونخوا ٹرانسمیشن اینڈ گرڈ سسٹم کمپنی (KPT&GSC) اور محکمہ صنعت و تجارت خیبر پختونخوا کے دائرہ کار میں آتا ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے کوسچن کیا تھا کہ صوبہ کب تک اپنے ٹربائنز اور سولر سسٹم بنانے میں خود کفیل ہو جائے گا؟ تفصیل فراہم کریں۔ سپیکر صاحب، جواب ایک بہت لمبا چوڑا دیا گیا ہے جس میں سے ان لوگوں نے اپنے مسائل بیان کئے اور اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ HMC-3 جو ٹیکسلا کے ساتھ ہمارا MoU ہوا ہے اور وہ لوگ کام کر رہے ہیں لیکن کوئی کام نہیں ہوا اور خاص کر یہ بتا دیا ہے کیونکہ یہ ذمہ داری محکمہ صنعت و تجارت کے دائرہ کار میں آتی ہے، مطلب ہمارے پاس پرزے نہیں ہیں اور یہ سامان نہیں ہے کہ ہم سولر اور اس کو کریں اور یہ کام جو ہے وہ تجارت اور صنعت کے ساتھ ہے، تو میرے خیال سے، میں نے تو Simple ان کو کہا ہے کہ آپ لوگ کب تک اس میں خود کفیل ہوں گے؟ لیکن اس جواب میں صرف یہ مسائل بتائے گئے ہیں۔ میں اس جواب سے

تو مطمئن نہیں ہوں اور دوسرا کوئسچن پھر میں نے کیا ہے کہ صوبائی حکومت جو بجلی صوبائی سطح پر پیدا کرتی ہے، کب تک یہ انڈسٹریل اسٹیٹ کو فراہم کی جائے گی؟ تفصیل فراہم کی جائے۔ تو اس میں بھی انہوں نے بہت بڑی لمبی چوڑی یہ بات کی ہے اور آخر میں یہی، آخری فقرہ اس کا بھی یہی ہے کہ محکمہ صنعت و تجارت خیبر پختونخوا کے دائرہ کار میں آتا ہے اور پہلے انہوں نے مسائل بتائے ہیں کہ ان کے ساتھ MoU ہوا ہے کہ ان کے ساتھ چار سٹیجز میں یہ کام ہو رہا ہے اور ابھی اس کا پہلا مرحلہ ہے کہ اس پہ یہ لوگ کام کر رہے ہیں، تو یہ کوئسچن میں نے Last tenure میں بھی کیا تھا اور ابھی بھی کیا ہے اور ابھی یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کا جو ہے یہ پہلے مرحلے میں یہ لوگ کام کر رہے ہیں، تو اتنے سالوں سے جو یہ محکمہ ہے، 2013-14 سے میں اسمبلی میں ہوں اور پیڈو کے میرے خیال میں عاطف خان اس کے منسٹر بھی رہ چکے ہیں لیکن ابھی تک اس میں کوئی بھی اس طرح کام اس کا نہیں ہوا، صرف MoUs ہوئے ہیں، کوئی بھی کام ان لوگوں نے نہیں کیا، صرف اس کا جو Answer مجھے دے دیں اور یہ کب تک ہوگا اور کب تک یہ خود کفیل ہوں گے؟ بارہ سال میں یہ نہیں ہوئے، بارہ سال میں یہ لوگ صرف تنخواہیں لیتے رہے ہیں، کیا منسٹریاں Enjoy کرتے رہے ہیں، یہ کیا کر رہے ہیں بارہ سال سے۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: سر!

<u>جناب سپیکر</u>: جی کنڈی صاحب، احمد کنڈی صاحب۔

<u>جناب احمد کنڈی</u>: شکریہ سر۔ سر، ہمارے محکموں کا ایک بڑا، مجھے جو تجربہ ہے، وہ میں آپ سے شیئر کرتا ہوں اور آپ کی توجہ بھی چاہتا ہوں اور باقی پارلیمنٹیرینز کی بھی، یہ بڑا ایک، میں تو کہتا ہوں بڑی ترتیب کے ساتھ انہوں نے ایک بڑی آسان چیز کو بڑے مشکل Term میں ڈال دیا ہے، آپ ان سے پوچھیں ناکہ کتنی بجلی صوبہ پیدا کرتا ہے؟ یہ کہیں گے جی یہ اتنے گیگاواٹ آورز ہیں اور یہ SEED ہے اور یہ PEDO ہے اور یہ CTB ہے اور پھر NEPRA ہے اور، یہ جو بنیادی سوال ہے نا، وہ آپ سے بھول بھی جائے گا اور آپ اس میں غرق ہو جائیں گے۔ یہ ایک بڑا مخمصہ ہے، میرے ساتھ تو یہ ہے، میں جب بھی کوئی ایک بنیادی، اب یہ میڈم کا ایک بڑا بنیادی سوال ہے کہ بھئی! ہمارا صوبہ کتنی بجلی پیدا کرتا ہے اور کب اس کو انڈسٹریل اسٹیٹ میں Convert کرے گا؟ اس کی اگر آپ کہانی پڑھیں تو میرے خیال میں آپ سے اپنا وہ سوال بھول جائے گا۔ خدارا، مطلب ہے ہم یہ کہتے ہیں ہماری سٹینڈنگ کمیٹیز کے چیئرمین بڑے Effective ہیں، ہمارے آفریدی صاحب انرجی اینڈ پاور کو غالباً ڈیل کرتے ہیں کیونکہ میرا اس سے بڑا

لگاؤ ہے، انرجی اینڈ پاور سے، نیچرل ریسورسز سے ہم بڑے خود کفیل ہیں بجلی میں لیکن اس کے باوجود ہم نے ایڈوائزرز بٹھائے ہوئے ہیں انرجی اینڈ پاور کے، ان کو کسی دن بلائیں تو سہی، ان کی زیارت تو ہمیں کروائیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ ایک سال سے بیٹھے ہوئے ہیں، آخر ہمارا کیا پلان ہے اس صوبے کا، اتنا بڑا پوٹینشل ہے ہمارے پاس، ہماری حکومت کی کیا Priorities ہیں؟ کیونکہ میں خود اس کمیٹی کا حصہ رہا ہوں پچھلے پانچ سال میں، تو امتیاز شاہ صاحب اس وقت سیکرٹری تھے انرجی اینڈ پاور کے، ہم نے بڑا کام اس پہ، میری گزارش یہ ہے، بڑا Simple سوال ہے اور بڑے Complicated قسم کے Terms استعمال کر کے اس سوال کو گم کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے، خدارا اس کو کمیٹی کو بھیجیں تاکہ وہاں پہ ڈسکشن ہو اور کوئی Proper track پہ ہم اس حکومت کو لے کے جا سکیں۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر</u>: حکومت کی طرف سے کون جواب دے گا جی؟ آنریبل منسٹر لاء، پلیز۔

<u>جناب آفتاب عالم آفریدی (وزیر قانون)</u>: شکریہ جناب سپیکر۔ بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، میڈم ثوبیہ شاہد کی طرف سے جو سوال کیا گیا ہے Straightforward، وہ تو میرے خیال میں انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ سے بنتا ہی نہیں ہے، ان کا جہاں تک پہلے اور دوسرے سوال کا تعلق ہے۔ وجہ یہ ہے کہ چونکہ انرجی اینڈ پاور صرف اور صرف پروڈکشن اور ڈیویلپمنٹ سائڈ کو دیکھتا ہے انرجی کا اور دوسرا ڈسٹری بیوشن یا انڈسٹری کو سپلائی کرنا جو ہے وہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اس ایشو کو دیکھتا ہے۔ چونکہ آپ کو پتہ ہے ہمارے صوبے میں اس سے پہلے جو ہے وہ ٹرانسمیشن جو ہے وہ نیپرا یا این ٹی ڈی سی جو ہمارا نیشنل وفاقی لیول پہ ہے، وہ اس کو ریگولیٹ بھی کرتا ہے اور انہی کے تھرو ہم جب پروڈکشن کرتے تھے تو وہ ان کو حوالہ کرتے تھے لیکن ابھی جو ہوا ہے جناب سپیکر، کہ چونکہ نیپرا نے وہ ریٹس ڈیڑھ یا دو روپے سے بڑھا کر چوبیس اور چھبیس روپے Per unit وہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں تو اس وجہ سے یہ ایشو Already کورٹ میں بھی چلا گیا تھا، اس کے اوپر Already ابھی نیپرا ریٹ Negotiate کر رہا ہے، انہوں نے Scheduling نہیں کی ہے ابھی فریش، تو اس وجہ سے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: وزیر محترم! لمبی ڈیٹیل میں نہ جائیں، جو ان کا Basic question ہے وہ ٹھیک کہہ رہے ہیں، یہ محکمے الجھاتے ہیں، یہ محکمے غلط جواب دیتے ہیں اور یہ بیوقوف بناتے ہیں اس ایوان کو، اور ہمیں Embarrassment کا، آپ لوگوں کو بھی Embarrassment کا سامنا بعد میں کرنا پڑتا ہے۔

<u>وزیر قانون</u>: سپیکر صاحب! میں اسی طرف آرہا ہوں، میں اسی طرف آرہا ہوں۔

جناب سپیکر: یہ ان کو مت Defend کریں محکموں کو آپ۔

وزیر قانون: نہیں سپیکر صاحب، اس میں اس طرح ہے نا کہ جو پراسیس جاری ہے، Kindly اس کو تھوڑا سا یہ دیکھیں گے کہ ابھی کرنٹ گورنمنٹ جو ہے وہ اس کے اوپر کیا کرنے جارہی ہے اور کیا کر رہی ہے اور اس کی کیا پرفارمنس ہے؟ تو میں اسی طرف آرہا ہوں۔ جناب سپیکر، چونکہ اس سے پہلے ہمارا انرجی اینڈ پاور ڈیپارٹمنٹ صرف اور صرف محدود تھا اپنی انرجی پروڈکشن کے اوپر، لیکن اب جو نیپرا نے اقدامات اٹھائے ہیں، اس کے ریٹس زیادہ کئے ہیں، اپنے چار جز اس ٹرانسمیشن کے، تو اس کے اوپر ابھی پراونشل گورنمنٹ نے ایک سال سے اوپر اس کا ہو گیا، چونکہ 2022 ہماری ٹرانسمیشن جو کمپنی ہے، ڈسکو کمپنی جو ہے وہ بن گئی تھی لیکن وہ اس طریقے سے فعال نہیں تھی لیکن اس پہ ابھی کام ہو رہا ہے، ابھی بھی ہمارا جو سوات کا کوریڈور ہے، وہاں پہ جتنی بھی ہمارے ساتھ تقریباً پائپ لائن میں ایک ہزار میگا واٹ سے زیادہ سے جو Available ہے ہماری بجلی، تو وہ ہم اس کی ٹرانسمیشن کے لئے ہم نے اپنے Source سے، اپنے صوبے کے Source سے مٹلتان ٹو مدین چالیس کلو میٹر کی ایک ٹرانسمیشن لائن ہے جس کے اوپر کنٹریکٹ Already بھی ایوارڈ ہو چکا ہے، اس کے اوپر کنٹریکٹر Mobilize بھی ہو چکا ہے، اس ٹرانسمیشن لائن پہ کام بھی جاری ہے کیونکہ یہ ٹرانسمیشن اور گرڈ سسٹم وہ الگ الگ کمپنیز ہوتی ہیں فیڈرل لیول پہ، تو اس کے اوپر ابھی صوبے نے جو کام کیا ہے، جو کمپنی بنائی ہے، وہ ٹرانسمیشن کو بھی دیکھے گی، وہ گرڈ سسٹم کو بھی دیکھے گی جو کہ Further اپنی انڈسٹری کو ایک Cheap source اور Cheap energy جو ہے Provide کرنے کی کوشش کرے گی، تو اس کے اوپر چونکہ بہت سی Investment involve ہے، اس کے اوپر کام ہو رہا ہے۔ پہلے مرحلے میں یہ چالیس کلو میٹر کا جو مٹلتان جو سوات انرجی کوریڈور ہے، اس سے اور مدین تک اس کو Connect کرے گا جس کے اوپر ہم نیپرا سے چار جز لیں گے، جس کے اوپر ہم، چونکہ وہ نیشنل گرڈ کو جائے گی تو ہم فیڈرل گورنمنٹ سے اس کے چار جز لیں گے اور اس کے آگے ہمارا یہ پلان ہے کہ ہم اس کو Further سوات اور جو ہمارا ہزارہ ریجن ہے، جہاں پہ ہمارا Potential production ہے، ادھر سے لے کر ہم ڈیرہ اسماعیل خان تک بالکل ایک لائن، ٹرانسمیشن لائن بچھادیں جس سے ہم پہلے فیز میں اپنی انڈسٹری کو Facilitate کریں اور بعد میں جو Domestic consumers ہیں یا باقی جو ہیں، تو اس کے اوپر میں چاہوں گا کہ آپ کو کریم صاحب بھی تھوڑی سی

تفصیل بتادیں،اس پہ Already پراونشل گورنمنٹ War footings پہ کام کر رہی ہے ان شاء اللہ۔ تھینک یو جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے عبدالکریم خان کی بات سن لیں۔

<u>جناب عبدالکریم (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت):</u> آسان،آسان الفاظ میں بتادیتے ہیں جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> پہلے بات سننے دیں نا، پہلے بات سن لیں۔

<u>معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے صنعت و حرفت:</u> شکریہ جی۔جناب سپیکر صاحب! دراصل ان کا جو Stress ہے کہ پیڈو نے ٹربائن بنانا شروع کر دیئے ہیں یا سولرائزیشن کی پروڈکشن میں تو، جہاں تک سولرائزیشن کی پروڈکشن ہے تو کچھ انڈسٹریاں ہماری،ان شاء اللہ رشکئی میں ایک انڈسٹری آرہی ہے جو کہ سولرائزیشن کر رہی ہے اور ایک دوسری انڈسٹری جو Already production solar cell کی لگی ہوئی ہے چھوٹے پیمانے پر، سر! بات ہے پروڈکشن کی، تو اس میں ذرا کنفیوژن ہے تو دوسرے Step کی تو بات بتادی آفتاب صاحب نے،اس وقت ایک سو ساٹھ (160) میگاواٹ جو کہ ٹرانسمیشن لائن کے لئے جو بائیس ارب تک جو Bid ہو گیا ہے جہاں سے چکدرہ پہ پہنچے گا،چکدرہ میں جو گرڈ ہے وہاں کوئی یہ نیشنل گرڈ سے Interact کرے گا، ابھی اس سے آگے بجلی لانے کا اور جہاں تک Transmission and dispatch company جو کہ ہمارے صوبے کی بنی ہے،اس کے بعد ایک اپنا Regulator جس طرح سندھ نے SPPRA بنایا ہے،اس طرح ہمارے KP کا ایک Regulator ہے جس کے اوپر Consultancy ہماری جاری ہے اور وہ بھی ان شاء اللہ ایک چھ مہینوں میں تاکہ اپنا ریٹ Determine کر سکے کیونکہ ہماری جو اپنی بجلی پیدا ہو رہی ہے، کس ریٹ پہ ہم دیں گے، وہ Determine کرے گا۔اسی طرح فیڈرل گورنمنٹ میں Determine ہو رہا ہے، وہ تو کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس آپ کی بجلی کی جگہ ہی نہیں ہے، وہ بہت Cheap rate پہ ہم سے لے رہے ہیں۔ پچھلے Background یہ تھا کہ گدون میں First time wheeling پہ ایک Try ہوئی تھی جس میں ڈیڑھ روپے سے دوروپے ریٹ تھا، تو Wheeling per unit یہ چارجز ملتے تھے، یہ انڈسٹری کو سپلائی ہوتی تھی، ابھی جہاں بجلی بن رہی ہے، وہاں سے اگر یہ ہم ٹرانسمیشن کریں ہماری جو اس وقت Existing Industrial Estates ہیں، گدون، پشاور، حطار، نوشہرہ، مردان تو اس کا Estimate لگا لیتے ہیں، کوئی

سو ارب سے زیادہ، تو اس کے لئے بھی فیزیبلٹی بن رہی ہے، کس طرح مارکیٹ سے پیسہ وہ کر کے، تو Investment model بنا کر تاکہ یہ جو چالو انڈسٹریاں ہیں، ان کو ملیں اور ساتھ ساتھ جو ہمارے کاٹلنگ کے ایریا میں سرکاری زمین ہے، اس کو اور پلئی انٹر چینج کو ملا کر یہاں پہ ایک Proposed industrial estate ہو تو آگے آئے گا، تو یہ وہ چیزیں ہیں جہاں پہ، لیکن اگر آج جو کہ چھبیس روپے سے چوبیس روپے، چوبیس روپے ریٹ نہیں چھبیس روپے Wheeling charges فیڈرل گورنمنٹ ہم سے مانگ رہی ہے، بیچ میں Negotiation بھی چل رہی ہے، اگر یہ آج اس کا ریٹ تھوڑا بھی کم ہو جائے، ان شاء اللہ سات، آٹھ اور نو تک ہو جائے تو اس سے ہمارے صوبے کو بھی کچھ پیسہ مل جائے گا اور چلیں وہ بھی لے لیں لیکن سستی بجلی تب ہی ہم دے سکتے ہیں، وہ تو مطلب Wheeling کا وہ مل جائے تو اس میں چکدرہ سے Onward آپ کسی جگہ بھی وہ Billing ہی ہے ساری، اس میں آپ نے نیشنل گرڈ میں بجلی دے دی اور آپ نے حطار، گدون، پشاور میں، جہاں بھی آپ کی انڈسٹریل اسٹیٹ ہے، وہاں پہ آپ نے بجلی لے لی تو وہ معاملہ چونکہ آپ کو پتہ ہے کنڈی صاحب تو، اور محترمہ تو لڑتی ہیں لیکن ذرا بیچ کے معاملے میں اگر تھوڑا یہ اپنا اثرورسوخ استعمال کریں، بڑی کرسی استعمال کریں جی، تو یہ Wheeling کا معاملہ، ہاں اس میں بھی ایک جرگہ کر لیں، یہ حل ہو جائے گا۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان کو بھی کچھ ملے، ٹھیک ہے جی، دو روپے نہیں ہیں سات روپے لے لیں، آٹھ روپے لے لیں، نو روپے لے لیں لیکن اجازت دے دیں تو ڈی آئی خان میں بھی Win win position ہے، وہاں بھی بجلی پہنچ جائے گی، جدھر بھی انڈسٹریل یونٹ ہے، وہاں پہ پہنچ جائے گی، تھینک یو اور ساتھ ساتھ ٹیکنیکل ایجوکیشن میں KFW (German state-owned development bank) کے تعاون سے، کیونکہ ان کا سٹائل جو ہے، وہ تو پیسہ دیتے ہیں لیکن وہ Consultancy اور وہ بڑا ٹائم لیتے ہیں تو اس میں ایک Solar hub اور ایک جو ٹربائن بنانے کا ایک سوات میں اور ایک مردان میں، یہ دو جگہ ان کے لئے وہ ہیں اور ان شاء اللہ اسی سال انہوں نے فائنل کرنا ہے، تو یہ وہاں پہ پروڈکشن جس طرح محترمہ چاہتی ہیں کہ سولر کی پروڈکشن کی کیا پوزیشن ہے؟ تو وہ بچوں کو ٹریننگ بھی دیں گے، ساتھ ساتھ اس میں ٹربائنز بھی بنیں گے۔ شکریہ جی، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی، ثوبیہ شاہد صاحبہ کا مائیک On کریں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب! میں نے Simple question کیا ہے اور میرے خیال سے پی ٹی آئی کی حکومت کا یہ بارہواں سال ہے اور ابھی تک اس میں کوئی بھی خودکفالت ان کو حاصل نہیں ہو سکی اور ابھی بھی یہ لوگ 2014 میں بھی یہ فیوچر کی بات کر رہے تھے اور آج بھی چاہے منسٹر صاحب نے جو بات کی ہے یا باتیں کی ہیں، سب فیوچر کی کی ہیں کہ ہم کریں گے، ہماری سوچ ہے، وہ تو ہم بہت پہلے سے، میرے خیال سے بہت ٹائم ہوا ہے کہ آپ لوگوں کی سوچوں کا، لیکن عمل اس پہ کب ہو گا اور کب یہ کام ہو گا؟ ایک ٹائم فریم تو دے دینا چاہیئے نا، جواب میں بھی، ابھی بھی اس میں کوئی بھی Clarity نہیں ہے کہ یہ کام کب ہو گا، یہ محکمہ کس لئے بنا ہے، یہ منسٹر کس لئے ہے، یہ سٹینڈنگ کمیٹی کس لئے ہے؟ میں کوسچن میں زیادہ ڈیٹیل میں نہیں جاؤں گی اور نہ میں اس کے اتنے لمبے چوڑے جواب سے، اگر آپ لوگ یہ دیکھیں، نہ میں اس سے Satisfied ہوں، یہ ایک لائن کے کوسچن کے اتنے بڑے، اور نہ میں آپ لوگوں کی ان باتوں سے کہ ہو گا، یہ ہو گا، یہ میں 2013 سے سن کر آ رہی ہوں کہ ہو گا لیکن کچھ نہیں ہوا۔ سوچ آپ لوگوں کی بہت اچھی ہے، سوچتے کچھ اور ہیں، بولتے کچھ اور ہیں اور کرتے کچھ اور ہیں، آپ لوگوں کی گورنمنٹ، آپ کی لیڈرشپ بھی اور آپ لوگوں کے ممبران بھی، تو پلیز جناب سپیکر صاحب، اگر آپ اس کوسچن کو کمیٹی میں بھیج دیں تو Proper یہ صوبے کی ترقی کے لئے اور صوبے کے مفادات کی، وسائل کی بات ہے، اس پہ اگر آپ لوگوں کے ممبران اور اگر اپوزیشن کے نہیں، آپ لوگ اس میں بیٹھ کر بات کریں، اس پہ کام کیا جائے تو بڑی بہتری ہو گی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، پوچھ لیتے ہیں۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: کیونکہ اس کوسچن، اگر آپ لوگ بھی یہ Answer پڑھ لیں تو نہ ہم Satisfied ہیں، جس طرح کنڈی صاحب نے کہا، ان کا میں شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے ساتھ دیا، نہ وہ Satisfied ہیں، نہ آپ لوگ Satisfied ہوں گے، نہ سپیکر صاحب، آپ بھی جواب کو پڑھ لیں تو آپ بھی Satisfied نہیں ہوں گے کہ یہ ان لوگوں نے کیا جواب دیا ہے لیکن اگر ہم کمیٹی میں بیٹھ کر اس پہ بات کریں اور اس محکمے کے افسران ہمیں سمجھا دیں اور اس کے ساتھ کوئی بات ہو جائے تو زیادہ بہتر ہو گا۔ میرے خیال سے اس میں تو منسٹر صاحب کی یا اسمبلی کی کوئی وہ نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر: کیوں نہیں ہو گی، اچھا آپ Appreciate تو کیا کریں، اتنی اچھی ڈیٹیل کے ساتھ دونوں وزیر صاحبان نے جواب دیا، کم از کم Appreciate تو کیا کریں نا۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب! کس بات پہ Appreciate کروں؟

جناب سپیکر: نہیں پوری ڈیٹیل، آپ نے ایک بات کی جی، انہوں نے پوری ڈیٹیل فراہم کر دی ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: باتیں تو بہت، آپ لوگوں کی ساری باتیں، آپ لوگوں کی، یہ ٹرک کی بتی کے پیچھے تو پورا صوبہ پڑا ہے لیکن آپ لوگ تو پریکٹیکل کچھ کرتے ہی نہیں ہو، میں آپ کو یہی بتا رہی ہوں کہ بولتے کچھ ہو، کرتے کچھ ہو، سوچتے کچھ اور ہو، تو اس کا جو ہے، یہ کام ہماری لیجسلیشن کے ساتھ، یہ کام ہمارے صوبے کے وسائل کے ساتھ، اس کے ساتھ یہ کام نہ کریں۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی کنڈی صاحب۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: اپنی پارٹی کے ساتھ کریں، جس مقام پہ آپ لوگوں نے اپنی پارٹی کو پہنچایا، اپنے منسٹروں کو پہنچایا، آپ کی کرسی کی جس طرح، یہ پہلی دفعہ ہے کہ آپ کی کرسی نے جواب دیا ہے، کسی نے آپ کو بٹھایا ہے اور آپ سے کوئسچنز کئے ہیں، یہ سب کو چھوڑیں لیکن یہ مفادات پہ تو آپ آ جائیں نا آپ لوگ، ادھر سب بیٹھے ہوئے ہیں آپ لوگ، یہی بولتے ہیں کہ فوج نے یہ کیا وہ کیا، دوسرے دن، سوچتی ہوں قرآن اٹھا کر اعظم سواتی صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ کے لیڈر نے کہا ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا، آپ اس موضوع پہ آ جائیں. Kindly

محترمہ ثوبیہ شاہد: آپ کے لیڈر نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ ڈائیلاگ کرو، شرعی معاملہ ہے، پھر آپ کہتے ہیں، آپ کا دوسرا بندہ کہتا ہے کہ ہم نے اس کے ساتھ، وزیر اعلیٰ کہتا ہے میں نے بیٹھنا ہے اور ڈائریکٹ فوج کے ساتھ بات کرنی ہے، پھر آپ لوگ ادھر بیٹھتے ہیں اور یہ بات کرتے ہیں۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثوبیہ بی بی!

محترمہ ثوبیہ شاہد: تو جناب سپیکر صاحب، میں یہ کہہ رہی ہوں، یہ باتیں آپ لوگوں کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: کنڈی صاحب، اچھا ٹھہریں اذان ہو رہی ہے، پھر کنڈی صاحب بات کر لیں، آپ بہت دور نکل گئیں نا۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ کنڈی صاحب! دیکھیں کبھی بھی کال اٹینشن نوٹسز پہ اور کوئسچنز پہ اتنی ڈسکشن نہیں ہوتی، میں اس لئے Allow کرتا ہوں تاکہ چیزیں اور نکھر کے سامنے آ جائیں

مگر جب ہم اپنے سوالات سے ہٹ جائیں گے اور پھر دوسری بات شروع کر دیں گے تو مجھے پھر بڑا محدود ہونا پڑے گا۔

جناب احمد کنڈی: میں اسی طرف واپس آرہا ہوں سپیکر صاحب، یہ بڑا اہم موضوع ہے اور یہ بڑا Important ہے سپیکر صاحب، میم ثوبیہ کا جو سوال ہے، آفتاب صاحب بھی Agree کریں گے، کریم خان صاحب بھی Agree کریں گے۔ جو ہمارا صوبہ بجلی بناتا ہے، Basically سوال کا جو مقصد تھا جو میں سمجھا ہوں، وہ Wheeling کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہیں اور مجھ سے اگر پوچھیں، اس صوبے میں اگر معاشی کوئی انقلاب آسکتا ہے تو اس کا One liner ہے، Wheeling of the electricity، اگر ہم اس کام کو کرنے میں کامیاب ہو گئے تو معاشی طور پر ہم مضبوط ہو سکتے ہیں اور اس کے لئے آسان اور سب سے چھوٹا مختصر جواب Wheeling ہے۔ ہماری پی ٹی آئی گورنمنٹ میں ہم Appreciate کرتے ہیں اس بات کو کہ Wheeling آپ نے شروع کی، پیہور پہ اٹھارہ میگاواٹ، لیکن میں یہ سوال کی طرف دوبارہ اس لئے آتا ہوں، دیکھیں ڈیپارٹمنٹ اس کو Confuse کر رہا ہے، ایک سو اکسٹھ (161) میگاواٹ Produce کرتے ہیں جو تقریباً ایک ارب یونٹس بنتے ہیں کم و بیش، اس صوبے میں جو پیڈو کرتا ہے، اٹھارہ میگاواٹ ہم پیہور پہ کر کے گئے، جو پانچ کروڑ یونٹس ہم نے سالانہ انڈسٹری کو دیئے، حالانکہ ہم سے CPPAG (Central Power Purchasing Agency) والے جو ہیں ایک روپے، دو روپے یونٹ لیتے تھے، جو ہم Wheeling پہ گئے تو سات پہ آ گئے، انڈسٹریل والے جو تھے جو گیارہ پہ لیتے تھے، ان کے لئے Win win situation تھی، ہمارے لئے Win win تھی، ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے، ہم نے اتنا بڑا محکمہ رکھا ہوا ہے، ایڈوائزرز رکھے ہوئے ہیں اور یہ چیزیں اگر سٹینڈنگ کمیٹی میں جاتی ہیں تو کوئی شکست یا فتح کی بات نہیں ہے سپیکر صاحب، اس بات کو آپ Understand کریں، یہ صوبوں کا بہت بڑا ایشو ہے اور بہت اہم ایشو ہے، یہ جو Policy of the wheeling ہے، خدارا اس کو آپ سٹینڈنگ کمیٹی میں لے جائیں، ہمیں وہاں پہ بلائیں، ہم اپنا Input دیں گے وہاں پہ، میں پھر کہتا ہوں Wheeling آپ کا انقلابی اقدام ہے، آپ کا Baby ہے، اس کو بڑا کریں، اس کے اوپر توجہ دیں اور یہ میم ثوبیہ کا سوال بھی اسی کے حوالے سے ہے جس کو محکمہ نے Confuse کیا ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وزیر صاحبان اتنا بتائیں، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں یا نہ بھیجیں؟ بس۔

معاون خصوصی برائے صنعت و حرفت: سر، اس میں کنڈی صاحب نے بڑی اچھی بات کی، جو مسئلہ ہے، وہ Wheeling کا ہے، اگر آج ہمیں Wheeling allow کی جائے تو یہ بقایا سارے خرچوں سے ہم فارغ ہیں اور کل ہم نوٹی فکیشن کر دیں گے کہ بھئی! آپ Bids کے لئے آ جائیں، جو بھی ریٹ ہو، کس کس انڈسٹریل اسٹیٹ کو مسئلہ، چھبیس روپے Wheeling پہ فیڈرل گورنمنٹ مانگ رہی ہے، ڈیڑھ دو روپے سے چھبیس روپے پہ چلے گئے، نہ دینے والی بات ہے، تو سٹینڈنگ کمیٹی میں ادھر اس کی ڈسکشن سے کیا ہو گا؟ ہم تو وہاں جا کر اس کی ڈسکشن کرتے ہیں، تو آپ Kindly اس کو سٹینڈنگ کمیٹی کی بجائے جو ہماری فیڈرل سٹینڈنگ کمیٹی آف پاور ہے، اس میں Already یہ کیس ڈسکس ہو رہا ہے کہ بھئی! آپ کیوں اس صوبے کو نہیں دے رہے ہیں؟ ہمیں Bulk میں، رشکئی سپیشل اکنامک زون کے لئے Bulk میں بجلی ہمیں کمرشل ریٹ پر دی جا رہی ہے، اس لئے پورا رشکئی اکنامک زون یہ ڈیویلپ نہیں ہو رہا ہے، سندھ میں دی، سندھ میں Wheeling ہے، ادھر نہیں ہے، کیا یہ پاکستان نہیں ہے؟ تو سر، اس کو سٹینڈنگ کمیٹی میں، اس Particular بات پہ کوئی وہ نہیں، اگر کچھ نہیں نکل سکتا ہے، جس سے نکلنا ہے تو اس میں کریں تو کوئی چیز بنے گی۔ تھینک یو، سر۔

جناب سپیکر: آپ مجھے Simple اتنا بتائیں، لمبی ڈسکشن ہوتی جا رہی ہے، بہت لمبا لگ جائے گا۔

جناب احمد کنڈی: منسٹرز صاحبان Constitution کو پڑھ لیں، یہ اپنی ذمہ واریوں سے کیوں بھاگنا چاہتے ہیں، Escape کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں کبھی لیٹر لکھا ہے کسی فیڈرل ڈیپارٹمنٹ کو کہ آپ آئیں، IPC، ہمارا Interprovincial Coordination ہمارا پراونشل سبجیکٹ ہے، فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ پڑھ لیں، ہاں جب آپ کے پاس کوئی سیکرٹری نہیں آئے گا تو ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن آپ تو تکلیف ہی نہیں کرتے کسی کو بلانے کی، یہ ہر چیزوں سے جان مت چھڑائیں، یہ فیڈرل کے پاس ہے، بابا! آپ کا تو وکیل ہی نہیں ہے فیڈرل میں مقدمہ لڑنے کے لئے، آپ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیجیں، بلائیں فیڈرل بیوروکریٹس کو، وہ آئیں گے، ہم پچھلی سٹینڈنگ کمیٹیز میں ہوتے تھے، سارے آتے تھے، IPC میں ہم نے بلایا، سارے آتے تھے، خدارا آپ ان کو بلائیں، ہم وہاں پہ بیٹھیں گے، اپنا Input دیں گے، چاہے آپ اس کو کمیٹی بھیجتے ہیں یا نہیں بھیجتے، ہمیں اس سے غرض نہیں لیکن آپ اپنی ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار مت کریں، فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ پڑھ لیں، اس میں آرٹیکل کی کلاز ڈالیں اور اپنا لیٹر لکھیں، آپ کے پاس یہاں پہنچیں گے۔ یہ ہمارے بیوروکریٹس جو ہیں یہ پبلک سرونٹس ہیں، یہ پنگ پانگ (Ping

(pong نہ کھیلیں، یہ پراونشل گورنمنٹ ہے، یہ فیڈرل گورنمنٹ ہے، بس پوائنٹ سکورنگ کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں، Positively اپنے ایشوز کو Take up کریں اور اس کا ریزلٹ نکالیں، لاکھوں روپے آپ ایڈوئزروں کو دے رہے ہیں، سیکرٹریوں کو دے رہے ہیں، ریزلٹ کیا ہے؟ زیرو، کبھی کہتے ہیں یہ کورٹ میں کیس ہے، بابا! کورٹ میں کیس ہے تو اس کا حل نکالیں گے نا، بیٹھو، راستہ بتاؤ، کیا حل ہوگا؟ اس پراگریس کے ساتھ اور پرفارمنس کے ساتھ نتھی کریں کہ بھئی اب تم نے کورٹ میں Dispose of نہ کیا، میرا AG کیوں بیٹھا ہے، آپ کا یہ میکینزم ہے، اگر آپ کی یہ Will ہے، اگر آپ کی Will ہی نہیں ہے اور آپ کہیں کہ بھئی یار۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی! آنریبل منسٹر لاء کیا کہتے ہیں جی؟

وزیر قانون: سر، اس پر میرے خیال میں کافی ڈیٹیل میں بحث ہو گئی ہے اور جس طرح منسٹر صاحب نے بھی فرمایا کہ دیکھیں یہ نیپرا کی طرف سے زیادتی ہے Wheeling پہ، اگر وہ دو روپے کی بجائے ابھی وہ ڈیمانڈ کر رہے ہیں چوبیس، پچیس، چھبیس روپے تو اس وجہ سے ہم اپنی ٹرانسمیشن لائن کو ڈیویلپ کرنے کے اوپر مجبور ہوئے اور اس کے اوپر اربوں روپے لاگت آنے کے لئے ہم مجبور ہوئے ہیں، تو ہم چاہتے ہیں کہ یہاں سے کوئی، دیکھیں، کنڈی صاحب نے IPC کی بات کی، ہم بارہا لیٹر لکھ چکے ہیں، فنانس کی طرف سے بھی، ہمارے این ایف سی کے اوپر تقریباً پندرہ سے اوپر لیٹرز لکھ چکے ہیں، وہ نہ CCI کی میٹنگ بلاتے ہیں، وہ بالکل آئین کو مانتی ہی نہیں ہے فیڈرل گورنمنٹ، وہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں ہے، وہ مطلب آئین کو تو کب سے انہوں نے روند ڈالا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ بتائیں۔

وزیر قانون: سپیکر صاحب، اس کو ہاؤس کو Put کریں اور میرے خیال میں کمیٹی میں اس کا کوئی Outcome آنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس کو Put کر دیتے ہیں، بس ٹھیک ہے، بس بہت ڈسکشن ہو گئی۔ جی، ایک بات کرنے دیں انہیں مگر پھر Out of context بات نہیں کریں گے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: سپیکر صاحب، آپ اس کو سٹینڈنگ کمیٹی بھیج دیں، فیڈرل کے جو منسٹر انچارج ہیں، ان کو بھی بلائیں، آپ کی Chair سے اس کو کہیں، اس کو بھی لیٹر کریں، جو جو بھی ہیں، چاہے اس کا کوئی ایم ڈی ہے، جو بھی ہے، سب کو لیٹر کریں، بلائیں، میں اس Matter کو آگے Tackle کروں گی، میں اپنے

صوبے کے حق کے لئے، ہماری ہی حکومت ہے، میں اس سے پوچھوں گی لیکن آپ لوگ تو اس پہ Agree ہو جائیں نا کہ ان سے یہ سوال کریں، اس پہ صوبے کے مسائل پہ بات کر سکیں، اگر یہ سٹینڈنگ کمیٹی کو اگر ہم بھیج دیں اور ہم فیڈرل سے پوچھ لیں اور ہم سب مل کر، تو اس میں آپ لوگوں کا کیا جاتا ہے؟ اس میں آپ لوگوں کا کیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دیکھیں، بہت لمبی بات ہو گئی ہے، میں ہاؤس کو Put کرتا ہوں، ہاؤس اگر کہتا ہے تو بھیج دوں گا اور نہیں کہتا تو نہیں بھیجوں گا۔ دیکھیں، اب سارا دن ایک چیز پہ میں ڈسکس تو نہیں کرا سکتا نا، آپ نے بڑی سیر حاصل گفتگو کی، کنڈی صاحب نے بات کی، ارباب صاحب نے بات کی۔

Is it the desire of the House that the Question No. 774 may be referred to the Standing Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was defeated)

Mr. Speaker: The ‘Noes’ have it. Item No. 8. ‘Consideration of Bill’: The Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Right to Information (Amendment) Bill, 2025 may be taken into consideration at once. The Minister for Law, please.

ارباب محمد عثمان خان: سر، اس میں ہمیں کم از کم تین دن دینے چاہیئے تھے، تین Working days ہونے چاہیئے For both۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دن تو ہیں نا، Weekend تک دن تو ہیں نا، Working days count ہوں گے؟ میرے پاس بہر حال اختیار ہے، بس اس اختیار کو استعمال کر کے آپ پیش کریں، خیر ہے ہم کہہ۔۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب سپیکر: ہاں، بس آج ہو گیا، کل سے ٹھیک کر لیں گے، رولز میں ہے سر، Dictation نہیں ہے، آپ کے ہاؤس کے رولز ہیں۔

جناب احمد کنڈی: دونوں کو لے لیں۔

وزیر قانون: بالکل جی، لے لیں، کوئی ایشو نہیں ہے، اس پہ Already میرے خیال میں کوئی ارباب صاحب کا آ گیا ہے، اس میں Minor changes ہیں، اتنی نہیں ہیں، Minor changes ہیں، تھوڑی سی Discrepancies تھیں، وہ باقی اتنا نہیں ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھا، اس طرح ہے، سنیں، وزیر صاحب! بیٹھ جائیں، ایک منٹ، اگر کوئی Objection کرتا ہے، ٹھیک ہے۔ تو "Objection shall prevail"، ٹھیک ہے، "82. Unless the Speaker, in the exercise of his power to suspend this rule allows the motion to be made." تو یہ ہے نا، ہم آپ کی بات رکھتے ہیں، آپ کے Objections کو ہم Shall prevail ٹھیک ہے ہم اپنی پاورز کو Exercise نہیں کرتے، آپ کی بات پہ کنڈی صاحب! مگر یہ دیکھیں ہمارے پاس اس ہاؤس کا اختیار ہے یہ، اس ہاؤس میں یہ اختیار بھی ہم اس کو لے سکتے ہیں، ٹھیک ہے وزیر محترم، ہم اس کو نیکسٹ اس پہ، Next Monday کو جو ہم اجلاس کریں گے، ہم اس میں Consider کر لیں گے Enough time (تالیاں) پھر تو تینوں، بس یہ ہم ڈیفر کرتے ہیں، ٹھیک ہے نا جی، یہ دونوں جو اس دن ایکٹس پیش ہوئے تھے، دونوں کو ہم ڈیفر کرتے ہیں جی۔

<u>وزیر قانون</u>: سر، وہ ایک ویلفیئر فنڈ Establish ہونا ہے جوڈیشل آفیسرز والا، سر، اس میں As such کچھ بھی نہیں ہے، نہ کوئی سر، Government exchequer کا کوئی Financial implication بھی اس میں نہیں ہے، اس میں کچھ بھی نہیں ہے جی، ٹھیک ہے جی، نہیں نہیں، کوئی ایشو نہیں ہے، اگر آپ چاہتے ہیں لیکن ویسے ہی میں کہہ رہا تھا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے، بس یہ دونوں اب ڈیفر ہو گئے ہیں جی، اب آپ کا کونسا آگیا، اس پہ پہلے Khyber Pakhtunkhwa Right to Information ڈیفر ہو گیا ہے، دوسرا بھی Right to Information ڈیفر ہو گیا ہے، جوڈیشل آفیسرز والا کب ہم نے دیا تھا؟ جوڈیشل آفیسرز والا لے لیں، ٹھیک ہے جی، رپورٹ Lay کر لیتے ہیں پھر جنرل ڈسکشن کی طرف چلے جاتے ہیں۔

قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ پر عمل درآمد کے ضمن میں دوسری ششماہی رپورٹ (جنوری تا جون 2022) کا ایوان کے سامنے پیش کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: The honorable Minister for Law, to please lay the second Biannual Monitoring Report on the Implementation of NFC Award (January to June, 2022), under Article 160 (3B), in the House. The honourable Minister for Law, please.

<u>Minister for Law:</u> Thank you. Mr. Speaker! I wish to lay the second Biannual Monitoring Report on the Implementation of NFC Award (January to June, 2022), under Article 160 (3B), in the House.

<u>Mr. Speaker:</u> It stands laid.

اچھا آنریبل ممبرز! ایک تو اس سے پہلے کہ ہم جنرل ڈسکشن کی طرف جائیں، ڈاکٹر امجد صاحب بھی بات کرنا چاہتے تھے، عجب گل وزیر بات کرنا چاہتے تھے مختلف صورتحال کے اوپر، اس دن Mines & Minerals Amended Bill, 2025 پیش ہوا، اس کے اوپر کافی سارے اراکین کی طرف سے اس وقت بھی بات ہوئی، ان کے ذہن میں بھی خدشات تھے، حکومتی بینچوں کے اوپر بھی اور اپوزیشن بینچوں کے اوپر بھی، تو میں نے آنریبل سی ایم سے بھی بات کی تھی کہ اس پہ مزید ہمیں Deliberations کی ضرورت ہے۔ اس دن ہم نے یہ طے کیا تھا کہ ہم اسے Consideration کے لئے لیں گے Thursday کو، مگر آج میں نے سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز کو یہ ڈائریکشن دی ہے کہ Monday والے دن جرگہ ہال میں ہمارے تمام پارلیمنٹیریز کو ان کا ڈیپارٹمنٹ ایک Detailed briefing دے، جو پہلے Existing جو ہمارا ایکٹ ہے، اس کے اوپر اور جو ابھی یہ نیا ایکٹ لا رہے ہیں، ان دونوں کے Comparison کے ساتھ ہمیں ایک Detailed اور Comprehensive وہ بریفنگ دیں، اس کے بعد پھر Tuesday کو ہم اس کو Consideration کے لئے لیں گے، اس میں ڈسکشن بھی ہو جائے گی، باتیں بھی ہو جائیں گی اور مزید Deliberation کی ضرورت ہوئی تو پھر سی ایم صاحب کے ساتھ پہلے بھی اس بات پر ہماری ڈسکشن ہو چکی ہے کہ پھر بھی ہم اسے سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں گے۔ (تالیاں) تو Monday کو تمام (مداخلت) پہلے ایک آپ کو وہ ہو جائے نا جی، بہت سارے ہمارے ایم پی ایز کے پاس ٹائم نہیں ہوتا، وہ پڑھ نہیں سکتے، لوگوں کے کہنے پہ ان کے ذہن میں باتیں ہوتی ہیں، وہ Proper اس کو پوچھ نہیں سکتے، تو وہاں چیز Explain بھی ہو جائے گی، اس پہ سوال و جواب بھی ہو جائیں گے تاکہ سب کا Mindset بھی کلیئر ہو جائے، جو اس میں نکتے ہیں، وہ بھی سامنے آ جائیں گے، ڈیپارٹمنٹل وہ بھی سامنے آ جائے گا، اس کے بعد بھی ضرورت محسوس ہوئی تو اس کے بعد بھی کمیٹی میں جا سکتا ہے، تو یہ Monday کو پھر آپ اپنے کو یا تو، جناب ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، ڈیپارٹمنٹ کو تو ڈائریکشن میں دے چکا ہوں، میں نے سیکرٹری مائنز اینڈ منرلز کو ٹیلی فون کر کے ان کو ڈائریکشن دے دی تھی، آپ In writing بھی ان کو وہ کر دیں اور وہ پھر Monday کو، تاکہ یہ کافی Enough time ہے، اس میں تو ڈائریکشن ہو گی، یہی ڈائریکشن ہوتی ہے تو In writing نہ بھی جائے تو یہ ڈائریکشن ہے، یہ Prevail کرتی ہے۔

جناب احمد کنڈی: سر، میں نے ایک چھوٹی سی بات کرنی ہے۔

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: چلیں کریں۔

جناب احمد کنڈی: میری ریکویسٹ یہ ہے کہ رپورٹ جو آپ نے Lay کی ہے، یہ اگر آپ دیکھیں جنوری تا جون 2022 یہ آرٹیکل بڑا اہم ہے، (3B) 160 کا، (3B) 160 اگر آپ تھوڑا سا اگر اس کو ملاحظہ کریں، یہ (3A) اور (3B) دونوں جو ہیں یہ Eighteenth Amendment میں Basically Constitution میں incorporate ہوئے تھے اور یہ جو (3B) ہے، یہ بڑا اہمیت کا حامل ہے جس میں وہ پابند کرتا ہے صوبائی وزیر خزانہ کو بھی۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: 160?
Mr.Ahmad Kundi: 160 (3B).

جناب سپیکر: 163 نہیں نہیں، 163 ہے نا۔

Mr. Ahmad Kundi: 160 (3B): "The Federal Finance Minister and Provincial Finance Ministers", 160 (3B) of the Constitution-----

جناب سپیکر: ٹھیک ہو گیا۔

جناب احمد کنڈی: اچھا سر۔

"(3B) The Federal Finance Minister and Provincial Finance Ministers shall monitor the implementation of the Award biannually and lay their reports before both Houses of Majlis-e-Shoora (Parliament) and the Provincial Assemblies."

جناب سپیکر! یہ ہمارے صوبائی وزیر خزانہ کو پابند کرتا ہے کہ جو این ایف سی ایوارڈ کی رپورٹ ہو گی، اس کی تعمیل کے اوپر نگرانی کرے گا، Basically Award کے اوپر Monitor کرے گا۔ مجھے آپ یہ بتائیں 2022 کی رپورٹ ہے، پچھلی دفعہ بھی یہ رپورٹ Lay ہوئی تھی تو 2022 کے اوپر آپ کیا Monitoring کریں؟ مجھے آپ بتائیں 2025 ابھی چل رہا ہے، چاہیئے تو یہ تھا، یہ رپورٹ Lay ہوتی، پچھلی دفعہ بھی ایک رپورٹ Lay ہوئی تھی، پھر آپ کا Rule 200 کہتا ہے سپیکر صاحب، اگر آپ اپنے رولز کی کتاب دیکھ لیں تو پچھلی دفعہ بھی میں آپ کو بار بار گزارش کرتا رہا، ہماری ایک Biannual report آئی تھی جو آفتاب صاحب نے ٹیبل کروائی تھی یہاں پہ، اس پہ بھی میں کہتا رہا کہ جتنی بھی رپورٹس آتی ہیں، چاہے وہ آڈیٹر جنرل کی ہوں، چاہے وہ کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی کی ہوں، چاہے وہ Principles of policy کی ہوں، کوئی بھی رپورٹ آئے گی، اس کے اوپر Rule 200 کے نیچے آپ

نے ڈسکشن کے لئے دن رکھنا ہے اور اس کے اوپر اگر پورا ہاؤس کسی نتیجے پہ پہنچتا ہے تو وہ ریزولیوشن کی صورت میں اپنے Opinion کی عکاسی کرے گا۔

جناب سپیکر: 200 کو ججز کے اوپر Transfer of High Court judges آ گیا۔

جناب احمد کنڈی: نہیں، رولز آف بزنس کی میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: اچھا رولز آف بزنس کی بات کر رہے ہیں۔

جناب احمد کنڈی: 200۔

جناب سپیکر: میں Constitution۔۔۔۔۔

جناب احمد کنڈی: کیونکہ جب رپورٹ Lay ہوتی ہے، اس کے بعد رولز آف بزنس آپ کا 200 کہتا ہے، Two hundred کہتا ہے You will have to fix the day to discuss that report. پچھلی دفعہ بھی رپورٹ Lay ہوئی، ہم نے آپ سے گزارش کی، آپ اپنی فنانس کی ٹیم کو بلائیں، آپ Efforts کر رہے ہیں این ایف سی کے اوپر اسلام آباد میں لیکن سب سے Basic آپ کا جو فورم ہے، وہ یہ پراونشل اسمبلی ہے، آپ اپنی ٹیم کو بلائیں تاکہ ہم اپنے پوائنٹس آپ کے آگے رکھیں، پچھلی رپورٹ کے اوپر بھی ڈسکشن نہیں ہوئی۔ کہنے کا مقصد، میرا مفہوم یہ ہے کہ پچھلی Biannual report پہ بھی ڈسکشن نہیں ہوئی اور یہ بھی آپ شاید اس کے اوپر بھی اگر ڈسکشن نہیں کرنا چاہتے تو میرے خیال میں اس کا نقصان صوبے کو ہو گا، خدارا ایک Date رکھ لیں، اپنے فنانس منسٹر کو بلوائیں، میری تو گزارش یہ ہو گی، کوئی فنانس منسٹر بنائیں اپنی کیبنٹ کا، آپ کے ایڈوائزر کو این ایف سی میٹنگ میں کوئی نہیں چھوڑے گا، آفتاب صاحب، یہ آپ میری طرف سے پیغام اپنی کیبنٹ کو دے دیں، اسلام آباد کے ایوانوں میں آپ کے ایڈوئزر کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور سب سے بڑا نقصان اس صوبے کو ہو رہا ہے این ایف سی میں، آپ کہتے تو ہیں کہ ہم نے این ایف سی پہ لیٹر لکھا ہے، آپ کا جب فنانس منسٹر ہی نہیں ہے بابا، ایڈوئزر کو Constitution میں اس کا کوئی Role نہیں ہے، آپ آرٹیکل 160 پڑھ لیں، 160 (3A) یہ پڑھ لیں، 3B پڑھ لیں، خدا کرے، اللہ کرے، ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ کو مل جائے یہ عہدہ، جس طرح شروع میں تھا لیکن کہنے کا مقصد یہ ہے۔

جناب سپیکر: پلیز، آپ اس پہ ڈسکشن کرائیں گے، ٹھیک ہے نا، پہلے بھی ہم نے رکھا تھا مگر بیچ میں اور ایشوز آ گئے تھے تو ڈسکشن نہیں ہو سکی تو اب کوئی Date fix کر دیں گے، ہم تو اس پہ ڈسکشن کرا دیں گے۔

جناب احمد کنڈی: جی سر۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے سر۔
جناب احمد کنڈی: Date fix کرکے اس کو ڈسکشن کے لئے رکھ دیں، شکریہ۔
جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔جناب ڈاکٹر امجد صاحب!
معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ شکریہ جناب سپیکر، کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔جناب سپیکر صاحب، عید سے دو دن پہلے کاٹلنگ کا جو واقعہ ہوا تھا،اس پہ بات کروں گا، جو حقائق ہیں وہ اس ایوان میں بیان کروں گا تاکہ ساری قوم کو پتہ چل جائے کہ حقیقت کیا ہے اور جو جھوٹا بیانیہ بنایا گیا ہے، وہ کیا ہے؟ جناب سپیکر صاحب، عید سے دو دن پہلے صبح چھ بجے مجھے ایک میسج آجاتا ہے، میرے حلقے کے ایک کسان کونسلر کا، کہ ہماری قوم یعنی گجر قوم کے کچھ لوگ جو کاٹلنگ کے پہاڑیوں پہ ہر سال جاتے ہیں اور وہاں پہ جاکر۔۔۔۔۔
محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔
معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: میڈم! یہ آپ زیادتی کر رہی ہیں، ویسے بھی آپ اپنی پارٹی کو Defend نہیں کرسکتی،اس پہ آپ نے گجر قوم کے ساتھ دشمنی لی ہے اور آج آپ کورم کی بات کر رہی ہیں۔
جناب سپیکر: دیکھیں، میں آپ کو ایک بات بتاؤں، آپ۔۔۔۔
معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: تو اگر۔۔۔۔
جناب سپیکر: نہیں، وہ تو میں کراتا ہوں۔
معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: نہیں نہیں۔۔۔۔
جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! ایک منٹ کورم کی چونکہ انہوں نے Identification کرلی ہے، کاؤنٹنگ کریں جی۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی جارہی ہے)

معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ: یہ حقیقت سن نہیں سکتے نا۔
جناب سپیکر: خیر ہے، کاؤنٹنگ کریں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب سپیکر: گھنٹیاں بجائیں، دو منٹ کے لئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جارہی ہیں)

<u>معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ</u>:ویسے بھی عوام میں ان کی اوقات ختم ہو گئی ہے، اسی سے اور بھی جو ہے نا۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی جارہی ہیں)

<u>جناب سپیکر</u>: نماز کا وقفہ کر لیتے ہیں، بس ٹھیک ہے، ہاں جی، دو منٹ پورے ہونے دیں نا، ابھی پھر وقفہ کریں گے نا۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب سپیکر</u>:ڈاکٹر صاحب! کورم پھر پورا نہیں ہے، کیا کہتے ہیں، وقفہ کر لوں؟

<u>معاون خصوصی برائے ہاؤسنگ</u>:وقفہ کر لیتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر</u>:تو پھر اس کے بعد نہ ہوا تو پھر میں Adjourn کر دوں گا، کورم پورا نہیں ہے، نماز کے لئے بیس منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر</u>: (سینیئر ایڈیشنل سیکرٹری، اسمبلی سے) جی انعام صاحب! کاؤنٹ پلیز۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: چھبیس ممبران، دو منٹ کے لئے اصولاً تو نہیں روایتاً جو ہے نا گھنٹیاں بجالیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

<u>جناب سپیکر</u>: جی انعام صاحب! پلیز کاؤنٹ۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

<u>جناب سپیکر</u>: کورم پورا نہیں ہے جی۔

The sitting is adjourned till 02:00 pm, Tuesday, the 14th April, 2025.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 14 اپریل 2025ء بعد از دوپہر دو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)